بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماھنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ستمبر ۱۹۶۴

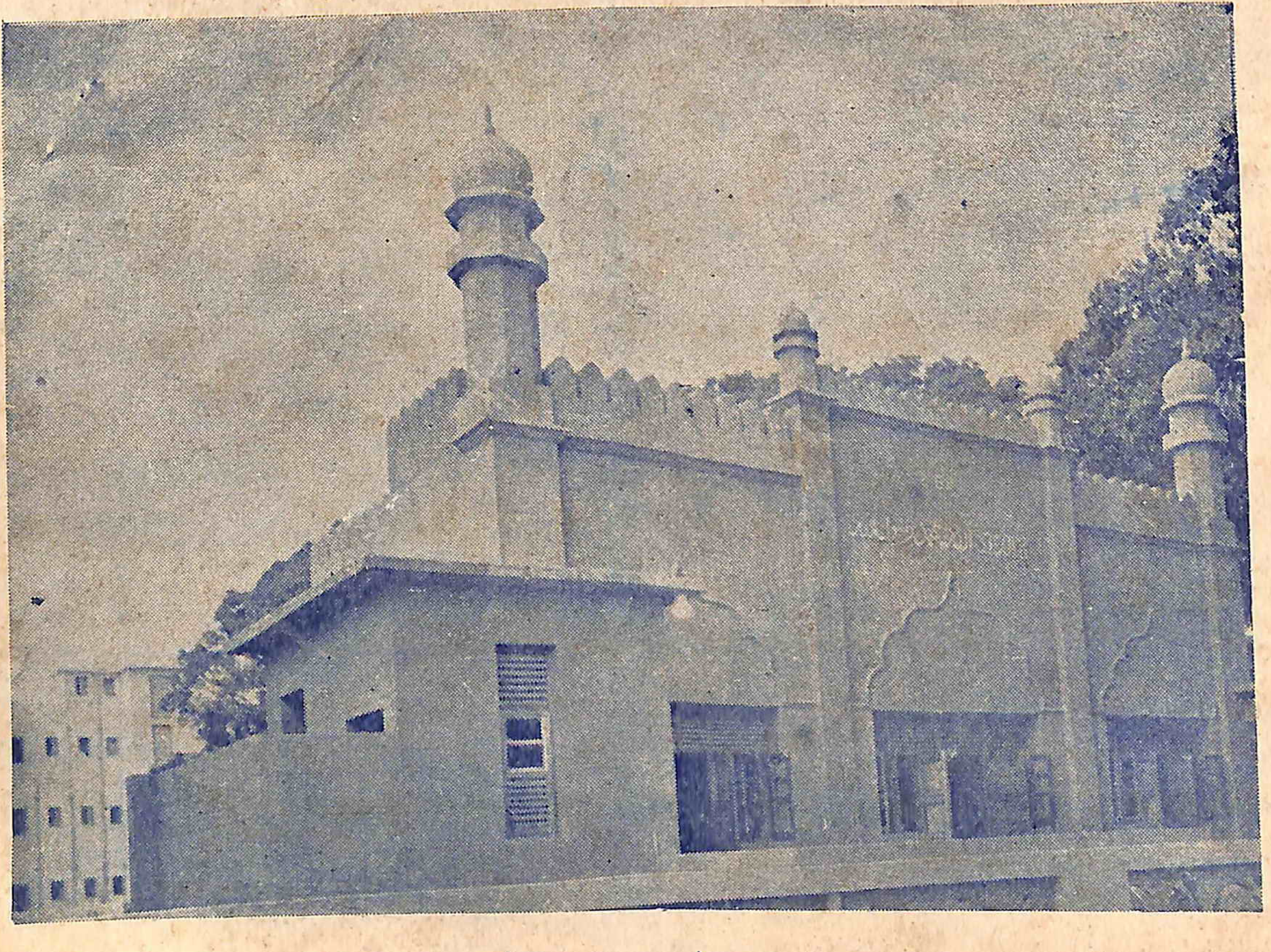

مسجد احمدیہ ممباسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

آٹھواں سال | ۱۵ ستمبر ۱۹۶۴ء | ۸ جمادی الاوّل ۱۳۸۴ھ | ۱۵ تبوک ۱۳۴۳ھ ش | چوتھا پرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں سے چند باتیں

لو بھئی! اس ماہ ہم نے تمہاری ایک دیرینہ خواہش کو پورا کر دیا یعنی تشحیذ کی ضخامت میں مزید آٹھ صفحے بڑھا دئے ہیں۔

ہم نے بچّوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگر تین سو نئے خریدار مہیّا کر دیں تو ہم صفحے بڑھا دیں گے۔ اس شرط کو تو بچّوں نے ابھی تک پورا نہیں کیا لیکن الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ شعبہ اطفال الاحمدیہ اور صدر انجمن احمدیہ کے تعاون سے ہم تشحیذ کے صفحات میں اضافہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں جس کے لئے یہ تینوں ادارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہم نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اب بچّوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی ہماری خواہش کو پورا کریں اور جلد سے جلد تین سو نئے خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ — یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اگر بچّے ہمّت کریں تو آسانی سے ایسا ہو سکتا ہے۔

گزشتہ دو تین پرچوں میں کتابت کی غلطی سے تشحیذ کا جلد نمبر اور شمارہ نمبر غلط چھپتا رہا ہے جس کی اب ہم تصحیح کر رہے ہیں۔ دراصل ماہ جون سے تشحیذ کا نیا سال شروع ہو جاتا ہے اس کے مطابق گزشتہ پرچوں میں بھی اصلاح کر لی جائے۔

آپ کا "بھائی جان"

اِس شمارے میں

- بچّوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطاب
- حضرت محمد مصطفٰےؐ کا فدا (نظم)
- دنیائے احمدیت کی خبریں
- صابن کے بُلبلے
- ایک مثالی سکول
- دل اور کھلونا (ڈرامہ)
- عجیب وغریب پھول
- دلچسپ کہانیاں۔ لطائف

اور دیگر مستقل کالم

ایڈیٹر:- شیخ خورشید احمد
نائب ایڈیٹر:- منصور احمد عمر
ٹیلیفون:- ۴۸
طابع وناشر:- سید عبدالباسط
مطبوعہ:- ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت:- دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی۔ ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۱۲۸
خوشنویس:- حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا

(حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

کوئی ہمسر نہیں جس کا نہ ثانی • پتہ اُس یار کا اُس نے دیا ہے
ودیعت کر کے انعامِ محبت • محبت سے جو اپنی کھینچتا ہے
کوئی اُس کو نہ جب تک آپ چھوڑے • کسی کو خود نہیں وہ چھوڑتا ہے
نہ کیوں سو جاں سے دل اُس پر فدا ہو • کہ وہ محبوب ہی جانِ وفا ہے
وہ سچا اور سچے عہد والا • جو مُنہ سے کہہ چکا وہ کر رہا ہے
نبھا دی اُسنے جس سے دوستی کی • پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
گنہگاروں پہ وہ پیاروں کی خاطر • کرم کیا کیا نہیں فرما رہا ہے
دُھلے جاتے ہیں دھبے دامنوں کے • برابر رحمتیں برسا رہا ہے
نہیں کچھ اُس کے احسانوں کا بدلہ • کسی نے جان بھی دیدی تو کیا ہے
بڑا بدبخت ہے ظالم ہے بندہ • جو اُس سے عہد کر کے توڑتا ہے
ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا • وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے

• محمدؐ کا خدا ہے پیار والا •

• محمدؐ کا جہاں میں بول بالا •

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی باتیں

توحیدِ الٰہی — یعنی خدا کو ایک جاننا

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

ترجمہ:۔ تمہارا معبود صرف خدائے واحد ہے

تشریح:۔ وہ خدا جس نے زمین و آسمان اور تمام دنیا کو بنایا اور ہر چیز کو تمہاری خدمت میں لگا دیا، وہی تمہارا خالق اور مالک اور معبود ہے۔ اس کے سوا آسمان و زمین میں کوئی خدا نہیں۔ یہ پیر، یہ غوث، یہ قطب، یہ مزار اور یہ قبریں اور ان میں سونے والے بزرگ۔ یہ مٹی۔ پتھر اور سونے کے بُت۔ ان میں سے کوئی بھی خدا نہیں۔

توحیدِ الٰہی یعنی خدا کو ایک جاننا اسلام کا سب سے بڑا رُکن ہے۔ سچی توحید یہ ہے کہ خدا سے زیادہ کسی سے محبّت نہ کی جائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی پروا نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ اگر اپنا دل کچھ کہے اور خدا کچھ اور فرمائے تو خدا کے حکم کو ماننا چاہیئے۔ خدا کے سارے حکم قرآن شریف میں لکھے ہوئے ہیں ✦

رسول اللہ کی باتیں

صبح اٹھنا

اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

ترجمہ: سویرے اٹھا کرو کیونکہ اس کا بڑا ثواب ہے۔

تشریح:۔ صبح سویرے اُٹھنے سے صحت اچھی رہتی ہے اور آدمی سارا دن چُست اور خوش رہتا ہے۔ پھر سویرے اُٹھ کر جو کام کیا جائے اُس میں دل خوب لگتا ہے اور وہ کام بڑی اچھی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت دماغ تازہ ہوتا ہے۔ سویرے اُٹھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ وقت کی نہایت بچت ہو جاتی ہے اور بہت زیادہ کام ہو سکتا ہے۔ سویرے اُٹھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اوّل وقت نماز پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہی ثواب ہیں جو سویرے اُٹھنے سے ملتے ہیں۔

ثواب

کے معنی ہیں نیک کام کا اچھا بدلہ ✦

(محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی اشاعت قومی نشاں ہمارا

ذیل کی پیاری نظم محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؔ نے چار سال قبل از راہِ شفقت خاکسار کو عطا فرمائی تھی۔

(نذیر احمد خادم ۔ چک $\frac{184}{7-R}$ ضلع بہاولنگر ۔ ڈاک خانہ پھی والا)

مجبورِ قادیاں ہیں ربوہ مکاں ہمارا
حق نے بنا دیا ہے دارالاماں ہمارا

مکّے کی سرزمیں میں جو معجزہ ہُوا تھا
ہے اُس کی برکتوں کا وارث مکاں ہمارا

اَشکوں کی آبیاری آخر کو رنگ لائی
صحرا سے بن گیا ہے باغِ جناں ہمارا

پھر پاک بازمیکش یاں جمع ہو گئے ہیں
محمودِ ابنِ مہدی پیرِ مغاں ہمارا

یا رب رہے سلامت برسوں بصد کرامت
قرآن داں ہمارا ۔ صاحب قرآں ہمارا

کوثر کی ہیں سبیلیں ۔ بھر بھر کے جام پی لیں
مُردے جو ہیں وہ جی لیں دورِ زماں ہمارا

قائم رہے خلافت ۔ دائم رہے امامت
انصارِ دین و خادم ہر نوجواں ہمارا

ہم دین کو مقدم دُنیا پہ کر رہے ہیں
اسلام کی اشاعت قومی نشاں ہمارا

احمد مسیحِ موعودؑ اپنا امام مسعود
ختم الرسلؐ پہ قرباں ہر جسم و جاں ہمارا

فضلِ خدائے ناصر حافظ ہو اور ناصر
اکملؔ ہے گرچہ قاصر ۔ ہے نغمہ خواں ہمارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احمدی بچوں سے خطاب

پانچ اصولی اخلاق

"اصولی اخلاق بھی پانچ ارکانِ اسلام کی طرح پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں سچائی۔ رحم۔ دیانت۔ وفاداری اور محنت و باقاعدگی کار۔

یہ پانچ ارکان ایسے ہیں جنکی پابندی سے انسان ہر جگہ نیک نمونہ پیش کر سکتا ہے۔ مثلاً محنت اور باقاعدگی کے نیچے نمازیں بھی آجاتی ہیں۔ اگر باقاعدہ کام کرنے کی عادت نہ ہوگی تو نماز کے چھوٹنے کا بھی احتمال ہو سکتا ہے حالانکہ نماز کا چھوڑنا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے زہر کھا لیا۔ مگر تم اپنے نفسوں کو ٹٹول کر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے نمازیں کبھی ناغہ نہیں کیا اور کبھی ایک نماز بھی نہیں چھوڑی۔ تم کہو گے اگر ایک نماز چھوٹ گئی تو کیا ہوا لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی زہر کی ایک پڑیا کھانے کے لئے تیار ہو گا۔۔۔۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ چھوٹے چھوٹے نقائص بھی ایمان کے ضائع کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔۔۔ پس محنت کی اگر عادت نہ ہوگی تو نمازوں میں بھی سستی ہوگی روزوں میں بھی سستی ہوگی اور دوسرے کاموں میں بھی سستی ہو گی۔ اسی طرح اگر وفاداری نہیں ہو گی تو منافقت پیدا ہو گی۔۔۔۔ اسی طرح سچائی ہے سچائی بہت سی نیکیوں کی جامع ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کا نام حق بلکہ خود اپنا نام بھی حق رکھا ہے۔ غرض سچائی ایک ایسا گُر ہے جس سے انسان تمام نیکیوں کو اختیار کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۵ اپریل سنہ ۶۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سالہ مبارک زندگی پر ایک نظر

محمد ظفر اللہ اسلم - ربوہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا اسم گرامی حضرت عبد المطلب - والد کا حضرت عبد اللہؓ - اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت آمنہؓ تھا - آپ قریشی اور ہاشم خاندان کے چشم و چراغ تھے - یہ خاندان ایک ممتاز خاندان تھا -

پیدائش :- ڈاکٹر محمد شاہد اللہ صاحب پروفیسر راجشاہی یونیورسٹی کی حالیہ تحقیق کی رو سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰ - اپریل ۵۷۱ء مطابق ۸ ربیع الاول بروز پیر بوقت صبح صادق جلوہ افروز ہوئے - دائی حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا -

والدین کی وفات :- والد کی وفات تو آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی ہو چکی تھی - اور آپؐ دنیا میں پیدائشی یتیم تشریف لائے - آپؐ کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی کہ والدہ کا بھی انتقال ہو گیا جب آپ آٹھ برس کے ہوئے تو دادا بھی اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے -

تجارتی سفر :- بارہ سال سے زائد عمر میں پہلا سفر بغرض تجارت شام کی طرف کیا - پھر ایک دفعہ حضرت خدیجہؓ کا مال لے کر شام کی طرف گئے -

نکاح :- ۲۵ سال کی عمر میں سب سے پہلا نکاح حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوا - ان کے بطن سے قاسمؓ - طاہرؓ دو صاحبزادے - فاطمہؓ - زینبؓ - رقیہؓ اور امّ کلثومؓ چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں - صاحبزادوں کی وفات بچپن میں ہی ہو گئی -

خلعتِ نبوت :- چالیس سال کی عمر میں حضرت جبرائیل تشریف لائے اور نبوت کی خوشخبری سنائی - تین سال تک انفرادی طور پر تبلیغ اسلام فرماتے رہے اس کے بعد کھلم کھلا تبلیغ حق صداقت شروع کر دی - کفار قریش کی سخت اذیت کے باوجود تبلیغ اسلام پر ثابت قدم رہے - آپ کی اجازت سے مسلمانوں نے کفار قریش سے تنگ آکر حبشہ کی طرف دو دفعہ ہجرت کی - کفار قریش نے متواتر تین سال تک آپؐ کا اور آپؐ کے خاندان کا بائیکاٹ کر دیا -

بائیکاٹ سے نجات پا کر کچھ ہی دنوں بعد آپؐ کے مشفق چچا ابو طالب اور ان کے چند دن بعد آپ کی جاں نثار بیوی حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا - جس کا آپؐ کو بہت صدمہ ہوا -

آپؐ اپنے غلام زید بن حارث کو ساتھ لیکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہر طائف میں بغرض تبلیغِ دین پہنچے اور متواتر ایک ماہ تک تکلیفیں اٹھا کر واپس تشریف لے آئے۔

معراج شریف:- نبوت کے گیارہویں سال ۲۷ رجب کو معراج ہوا۔ اور عالمِ کشف میں دیدارِ خداوندی حاصل کیا۔

ہجرت:- پہلے دیگر مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے بعد ۲ ربیع الاول سنہ ۱ھ کو آپ نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو ہمراہ لے کر ہجرت فرمائی۔ ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۶۲۲ء کو آپ نے سب سے پہلی مسجد تعمیر فرمائی۔ جہاں آپ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ اس جگہ کو خرید کر مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ انصار اور مہاجرین میں بھائی چارا قائم کیا جس سے ان کے درمیان حقیقی اخوت پیدا ہو گئی۔

غزوات:- ۱۲ رمضان سنہ ۲ھ کو تین سو تیرہ مسلمانوں نے ایک ہزار فوج کا مقابلہ کیا اور فتح حاصل کی۔ شوال سنہ ۳ھ میں غزوہ احد عمل میں آیا جس میں مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا لیکن فتح حاصل ہوئی۔ یہودیوں کی بدعہدی پر انہیں تنبیہہ کی گئی جس سے وہ مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔ ذیقعدہ سنہ ۵ھ کو مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی اور چوبیس ہزار کفار کا مقابلہ کیا۔ ذیقعدہ سنہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ ہوئی۔ محرم سنہ ۷ھ میں آپ نے عرب و عجم کے بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کے دعوت نامے بھیجے۔ جمادی الاول سنہ ۷ھ میں خیبر فتح ہوا۔ اور حضرت علی رضؓ نے تنہا اس کے بیش وزن دروازے کو اکھاڑ پھینکا اس کے بعد مختلف وقتوں میں مسلمانوں نے موتہ اور دوسرے مختلف علاقوں کو فتح کیا۔ رمضان المبارک سنہ ۸ھ میں مکہ فتح ہوا۔

خطبہ حجۃ الوداع:- ذیقعدہ سنہ ۱۰ھ میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا فریضہ ادا کیا۔ اور عرفات کے میدان میں ایک خطبہ دیا جو سراسر ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

وفات:- ۲۸ صفر سنہ ۱۱ھ (بروز منگل) کی رات کو بخار ہو گیا۔ آدھی رات کے قریب دردِ سر اور بخار کی شدت ہو گئی۔ یکم ربیع الاول (۲۶ مئی سنہ ۶۳۲ء) کو مرض بڑھتے بڑھتے انتہا کو پہنچ گیا اور اسی روز وصال فرمایا۔ اور حضرت عائشہ کے حجرے میں تریسٹھ سال کی عمرِ مبارک حاصل فرما کر دفن ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دینی معلومات

س۔ جلسہ مذاہبِ عالم کس سن میں ہوا۔ اور کہاں؟

ج۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور۔

س۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام کب ہوا؟

ج۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں۔

س۔ مجلس مشاورت کا قیام کس سن میں ہوا؟

ج۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں۔

(این۔ اے۔ عابد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمدہ اخلاق

امتہ المجیب شاہدہ
ربوہ

پیارے بچو! یہ تو تم جانتے ہو کہ اچھے اخلاق اور پیاری عادات ایک نعمت ہیں۔ اور جن بچوں کے پاس یہ انمول نعمت ہوتی ہے۔ وہ دیکھنے والوں کی نگاہوں میں بہت جاذب، پُرکشش اور بلند اخلاق متصور کئے جاتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اخلاق کو بہتر بنانے کی بہت تلقین کی ہے۔ اور خلیق انسان کو جنت کا وارث قرار دیا ہے۔

ایک دفعہ کسی نے رسولِ خدا کو دو عورتوں کے متعلق بتایا۔ جن میں سے ایک عورت ساری رات نماز پڑھتی نوافل ادا کرتی اور رو رو کر دعائیں کرتی مگر صبح ہوتے ہی اپنے ہمسایوں اور عزیز و اقارب سے لڑائی جھگڑا اور طعن و تشنیع کرتی اور گالیوں تک نوبت پہنچ جاتی۔ اس کی واقف عورتیں اس کی چرب زبانی سے بہت تنگ آئی ہوئی تھیں۔ پھر دوسری عورت کے متعلق بتایا گیا جو روزانہ وقت پر پانچوں نمازیں ادا کرتی۔ رات کو آرام سے سوتی اور اپنے ہمسایوں سے نرمی اور محبت سے بات کرتی تھی۔ اس کے اچھے اخلاق سے سب لوگ اس سے خوش تھے۔ رسولِ کریمؐ سے پوچھا گیا کہ کونسی اچھی ہے۔ بہت زیادہ عبادت کرنے والی یا جو صرف فرض احکام کو بجا لاتی ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ فرض احکام کو پورا کرنے والی اور بلند اخلاق والی عورت کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں اور ہر حال میں وہ دوسری سے بہتر ہے۔ اور گرے ہوئے اخلاق والی کے لئے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لنڈن شہر میں ایک نیک دل انسان رہا کرتا تھا۔ جو کہ اتنا بلند اخلاق اور ملنسار تھا کہ بڑے بڑے لوگ اس کا نام سُنکر مرعوب ہو جاتے تھے۔ وہ بہت نرم دل اور خوش مزاج تھا۔ وہ کسی جانور یا پرندے کو بھی تکلیف میں نہ دیکھ سکتا تھا۔ تمام شہر میں اس کی نیکی کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ اور پولیس کے بڑے بڑے آفیسرز بھی اس کا نام عزت سے لیتے تھے۔

بچو! ایک رات خدا کا کرنا کیا ہُوا کہ وہ بڑے سکون سے اپنے مکان میں سو رہا تھا کہ ایک چور دیوار پھاند کر اندر آ گیا اور بیش قیمت چیزوں کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ آخر اس کی نظر سامنے پڑے ہوئے ایک خوبصورت صندوق پر پڑی۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگے بڑھا۔ اور اس کا ڈھکنا اٹھایا تو اس کی آنکھیں مسرت سے چمکنے لگ گئیں۔ اس میں دو بہت ہی قیمتی چینی کے گلدان جن میں ہیرے جڑے ہوئے تھے پڑے تھے بہت خوش ہوا۔ جلدی سے وہ گلدان اٹھائے اور اپنی راہ ہو لیا۔ نیک دل انسان نے یہ سب کچھ دیکھ لیا تھا کیونکہ چور کے کودنے کی آہٹ سے اُس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ مگر اُس نے اُٹھ کر چور کو پکڑنا مناسب نہ سمجھا اور چپکا لیٹا رہا۔ مگر اس کو ان گلدانوں کے جانے کا رنج ہوا۔ کیونکہ یہ بادشاہِ وقت نے اس کو بطور تحفہ بھیجے تھے۔ مگر تحفے کی محبت پر نیکی کا اثر غالب رہا اور صبر کر کے لیٹا رہا۔

اُدھر وہ چور جب اس کے مکان سے نکلا تو ایک پولیس کانسٹیبل نے اُسے دیکھ لیا۔ اور اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ چور کو بھی معلوم ہو گیا کہ میرا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت سی شاہراہوں اور گلیوں میں سے ہوتا ہوا۔ واپس اس شخص کے مکان کے قریب آگیا۔ دل میں پریشان تھا کہ اب کیا کرے۔ جب دیکھا کہ کانسٹیبل باقاعدہ پیچھا کر رہا ہے تو ناچار اور کوئی راستہ نہ پا کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ کھل گیا تو اس چور نے اس نیک دل انسان سے وہ رات وہاں گزارنے کی اجازت طلب کی۔ اس نے بخوشی اس کو اندر بلا لیا اور دروازہ بند کر لیا۔ اس نے بآسانی اسے پہچان لیا تھا۔ مگر کچھ نہ کہا اور اس کی بھوک کے خیال سے اس کو چند ایک کھانے کی چیزیں دیں۔ اور پھر اپنے بستر پر اس کو لٹایا اور خود زمین پر سو گیا۔ وہ چور دل میں سوچتا رہا تھا کہ اگر اس آدمی کو میری چوری کا علم ہو جائے تو وہ کیا کہے گا۔ یہی سوچتے ہوئے وہ سو گیا۔

وہ نیک دل انسان صبح اٹھا اور گھر سے باہر جانے لگا تو اُس نے پولیس کانسٹیبل کو دروازہ پہ کھڑا پایا۔ جو کہ اس کے رعب کی وجہ سے دروازہ کھٹکھٹانے کی جرأت نہ کر سکا تھا۔ اس نے تمام قصہ اسے سنایا اور کہا کہ اس چور کو میرے حوالے کریں۔ اس نے کہا کہ وہ تو میرا مہمان ہے مگر کانسٹیبل نے کہا آپ ہمیں اسکی تلاشی لے لینے دیں۔ چنانچہ جب اس کی تلاشی لی گئی تو وہ دونوں گلدان برآمد ہو گئے۔ چور کا رنگ فق ہونے ہی کو تھا کہ اس نیک دل انسان نے کہا کہ یہ تو میں نے اسے بطور تحفہ دئے ہیں۔ اور یہ تو میرا معزز مہمان ہے۔ سپاہی اطمینان کرنے کے بعد چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا مگر وہ چور اس نیک دل شخص کے قدموں پر گر پڑا اور اپنی چوری کی معافی مانگی اور گلدان واپس کرنا چاہے مگر اس نیک دل شخص نے یہ کہہ کر واپس کر دئے۔ اگر تم نے چوری کر کے یہ لئے ہوتے تو مجھے واقعی صدمہ ہوتا مگر اب میں تحفۃً دیتا ہوں۔ چور اس کی اتنی بڑی نیکی سے اتنا متاثر ہوا کہ تہ دل سے نیک بننے اور چوری چھوڑنے کا عہد کر لیا۔ اور کچھ ہی عرصہ میں اس شہر کے معزز لوگوں میں شمار ہونے لگا اور اس نیک انسان کی بدولت وہ اخلاقِ حسنہ کا مجسمہ بن گیا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مثالی سکول

از صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ

کونسا احمدی ہے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے واقف نہیں تعلیم الاسلام سکول کا اجراء بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ بچوں کو انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی سکھائی جائے۔ اور ان کو عیسائیت کی آغوش ہلاکت سے محفوظ رکھا جائے۔ اور زمانہ کے بُرے اثرات سے بچایا جائے۔ قادیان سے ہجرت کے بعد یہ سکول چنیوٹ میں اور پھر ربوہ میں منتقل ہو گیا۔۔

تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کی عمارتوں کے درمیان یہ سکول واقع ہے۔ اس کی عمارت بظاہر زیادہ خوبصورت اور شاندار نہیں ہے لیکن یہ ایک ایسا سکول ضرور ہے کہ جہاں لڑکوں میں دنیا سے نفرت اور دین سے محبت پیدا کی جاتی ہے۔ جہاں طلباء کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

مَیں نے اس سکول میں اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ مَیں نے اپنی عمر کی ۵ بہاریں اس عمارت کے سائے تلے گزاری ہیں۔ ان پانچ سالوں میں مَیں نے جو کچھ سیکھا اور جو کچھ پڑھا مجھے یقین ہے کہ کوئی دوسرا سکول ۱۰ سالوں میں بھی مجھ کو نہ سکھا سکتا۔ اور آج بھی

جب کبھی مَیں اس سکول کے متعلق سوچتا ہوں تو میری آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

یہ سکول عمارت کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم ہے:-

۱- پہلا حصہ آٹھویں، نویں، دسویں جماعت کی کلاسوں اور دفتر، لیبارٹری اور لائبریری پر مشتمل ہے۔

۲- دوسرا حصہ ماسٹر صاحبان کے مکانات اور ٹک شاپ پر مشتمل ہے۔

۳- تیسرا حصہ ششم اور ساتویں کی کلاسوں اور بورڈنگ اور مسجد نور پر مشتمل ہے۔

لائبریری و لیبارٹری

اس سکول میں ایک عمدہ قسم کی لائبریری ہے جس میں بے شمار اقسام کی کتب موجود ہیں۔

لیبارٹری میں وہ تمام سامانِ سائنس جو ایک اچھے سکول میں ہونا چاہیئے موجود ہے۔

پاکستان میں اکثر سکول ایسے ہیں جو عمدہ سائنس کے سامان سے محروم ہیں اور بے شمار ایسے ہیں جہاں سائنس پڑھائی تو جاتی ہے لیکن سائنس کا سامان موجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں لیکن تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سائنس کا عمدہ سامان موجود ہے۔

سٹاف

پاکستان کے اکثر سکول قابل اور محنتی اساتذہ سے محروم ہیں۔ اکثر سکولوں کے سٹاف کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اکثر اساتذہ قابل اور مخلص ہیں محنت ان کا شیوہ اور انصاف و دیانت ان کی عادت ہے۔

طلباء

یہاں کے اکثر طلباء اخلاقی لحاظ سے بلند کردار کے مالک ہیں۔ یہ سیکھتے بھی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ ان میں قومی محبت، دینی محبت اور سکول کی محبت کا جذبہ موجزن ہے۔ ان کے دل خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ یہ اخلاق کے زیور اور حقیقی اسلام کے خوشنما لباس سے مزین ہیں۔ یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور قرآن کی محبت میں سرشار ہیں۔ ناول، سگرٹ نوشی اور سینما بینی کی تباہ کن عادات سے وہ محفوظ ہیں۔

جب ہم اس سکول میں پڑھتے تھے تو اس کی عزت اتنی زیادہ نہیں کرتے تھے لیکن آج جب ہم اس سے نکل کر ایک نئے ماحول اور ایک نئی چار دیواری میں داخل ہوئے ہیں تو ہمارے دلوں میں اُس سکول کی محبت اور عزت کا جذبہ پہلے سے زیادہ پیدا ہو گیا ہے۔

ہم جب نظام سکول میں کوئی خرابی دیکھتے تو جائز طریقے سے اپنے اساتذہ کی معرفت اسے دور کرا دیتے۔ ہر سکول یا کالج کی طرف سے طلباء پر کچھ پابندیاں عائد ہوتی ہیں طلباء کا فرض ہے کہ ان پابندیوں میں رہ کر علم کے زینہ پر چڑھیں۔ سکول میں ہم پر جو پابندیاں عائد تھیں اگر وہ نہ ہوتیں تو یقیناً ہم نہ روحانی لحاظ سے اور نہ تعلیمی لحاظ سے ترقی کرتے۔ اور اخلاقی انحطاط کا شکار ہو کر تباہی و ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتے۔

مَیں تمام احمدی طلباء سے اور ان کے والدین سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس مرکزی اور قومی سکول سے مستفید ہونے کی ضرور کوشش کریں۔

دینی معلومات

س۔ خلافتِ ثانیہ کے عہد میں کابل میں سب سے پہلے شہید ہونیوالے بزرگ کا نام لکھیں؟

ج۔ حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ

س۔ نزول کے لحاظ سے قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ کونسی ہے؟

ج۔ سورہ علق

س۔ کسی ایک محدث کا نام لکھیں؟

ج۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ الرحمۃ۔

س۔ فقہ کے کسی ایک مشہور امام کا نام بتائیے؟

ج۔ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ

س۔ روزانہ فرض نماز کی کل کتنی رکعات ہیں؟

ج۔ سترہ رکعات۔ ذابن۔ اے۔ عابد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ ماضی

ایک الم ناک رات

سید نعیم حیدر
دارالبرکات ربوہ

۲ اور ۳ ستمبر کی درمیانی رات ہمارے لئے رنج والم کی رات تھی۔ اس رات ہمارے محسن و شفیق حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے جلیل القدر فرزند۔ امام جماعت حضرت فضلِ عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادرِ اصغر اور خدائی نشانات کے مظہر..... جماعتِ احمدیہ کے روحانی چاند حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے داعئ اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے اور میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج تھے۔ ادھر اہالیانِ ربوہ آپ کی صحت و عافیت.... بخیریت واپسی کیلئے .... گریہ وزاری سے دعاؤں میں مشغول تھے...

آپ کے وجود کو اپنے اندر دیکھنے اور آپ کی قیمتی نصائح سے فیضیاب ہونے کے لئے بیقرار تھے مگر خدائے واحد کی قدرتِ کاملہ نوشتۂ تحریر بنانے منتظر تھی کہ اچانک اس دل کو لرزا دینے والی خبر نے کہ حضرت میاں صاحب فوت ہوگئے اور ان کا جسدِ خاکی ربوہ لایا جا رہا ہے نے ہماری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور ہمارے مضبوط ارادے ریت کی دیوار میں معلوم ہونے لگے۔ اس وقت ہر دل حزن و ملال سے پُر تھا۔ ہر آنکھ خون کے آنسو رو رہی تھی۔ کسی کو اس خبر پر یقین کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر خدائی قدرتِ کاملہ اور اسکی رضا کی خاطر ہر شخص کو یقین کرتے ہی بنی۔

یہ عظیم شخصیت ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو متولد ہوئی آپ نے تعلیم کے ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد ایم۔ اے کی امتیازی سند حاصل کی۔ آپ کو کئی دوسری زبانوں پر بھی دسترس حاصل تھی۔

آپ صدر انجمن احمدیہ میں مختلف نظارتوں کے ناظر رہنے کے علاوہ ناظر خدمتِ درویشاں کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ آپ نے اس عرصہ میں درویشان کا از حد خیال رکھا اور ان کے لئے ہر ممکن مدد مہیا کی آپ انتہائی کمزوری کے باوجود بھی ان خدمات کو سرانجام دیتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات بھی اسی حالت میں ہوئی۔ اس اعتبار سے یہ موت سلسلہ کے ایک انتہائی حساس اور دانشور فرزند کی موت تھی۔ ...... جس کے لئے ہر آنکھ پُرنم تھی اور ہر دل پر درد.....

گزشتہ سالوں کے دوران آپ کی ذات سلسلہ کے لئے اور بھی گراں قدر وجود بن چکی تھی کہ آپ نگران بورڈ کے صدر منتخب کر لئے گئے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی عدم موجودگی میں آپ کو امیر مقرر فرماتے تھے۔ آپ اپنی خداداد ذہانت وفطانت کی وجہ سے جماعت میں اعلیٰ مقام حاصل کر چکے تھے۔

حق گوئی اور بے باکی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کے فکر وخیال سے قلب ونظر کو اجالا نصیب ہوتا۔ جذبات واحساسات کو طراوت اور سکون ملتا۔ کئی تشنہ روحوں کی پیاس آپ کے وجود باجود سے بجھی خدا تعالیٰ آپ کو ان خدمات کے صلہ میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے کئی ایک از حد قیمتی اور انمول تصنیفات فرمائیں۔ جماعت میں آپ کا ادبی وتحقیقی ورثہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ بخشے۔ جماعت میں پیدا شدہ خلا کو جلد از جلد پُر کر دے۔ خود اس جماعت کا حامی وناصر ہو۔ اس سلسلہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ ہم ہر حال میں اور ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوں اور ہمارے امام کامگار کو صحتِ کاملہ وعاجلہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔

آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین

---

* جوابات

۱۔ چین: چیں ۲۔ عدن: دن ۳۔ عرب: رب ۴۔ عراق: عرق ۵۔ جرمنی: جرم ۶۔ ایران: ران ۷۔ جاپان: پان ۸۔ تبت: بت ۹۔ ترکی: ترک

دماغی ورزشیں

سید ساجد احمد

اُس ملک کا نام بتائیے

۱۔ جس کے پہلے حرف پر زبر لگانے سے سُکھ آرام کا ہم معنی لفظ بن جائے۔

۲۔ جس کے پہلے حرف کو کاٹ دیا جائے تو ایک روشن وقت کا نام بن جائے۔

۳۔ جس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو ایک عدیم المثال ہستی کی صفت بن جائے۔

۴۔ جس میں موجود الف (دو) کو اڑا دیا جائے تو صحت کے لئے پینے والی چیز بن جائے۔

۵۔ جس کے آخری دو حروف کاٹ دئے جائیں تو وہ چیز بن جائے جس کا تذکرہ عدالتوں اور جیلوں میں بہت ہوتا ہے۔

۶۔ جس کے پہلے دو حروف اُڑانے سے جسم کے ایک حصے کا نام بن جائے۔

۷۔ جس کے پہلے دو حروف کاٹنے سے اس چیز کا نام بن جائے جو "ہندوستانیوں" سے مخصوص کی جاتی ہے۔

۸۔ جس کا پہلا حرف کاٹ دیا جائے تو باقی وہ چیز رہ جائے جو کفار سے مخصوص کی جاتی ہے۔

۹۔ جس کا آخری حرف کاٹ دیا جائے تو اسی ملک میں رہنے والی قوم کا نام بن جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم جنید ہاشمی صاحب

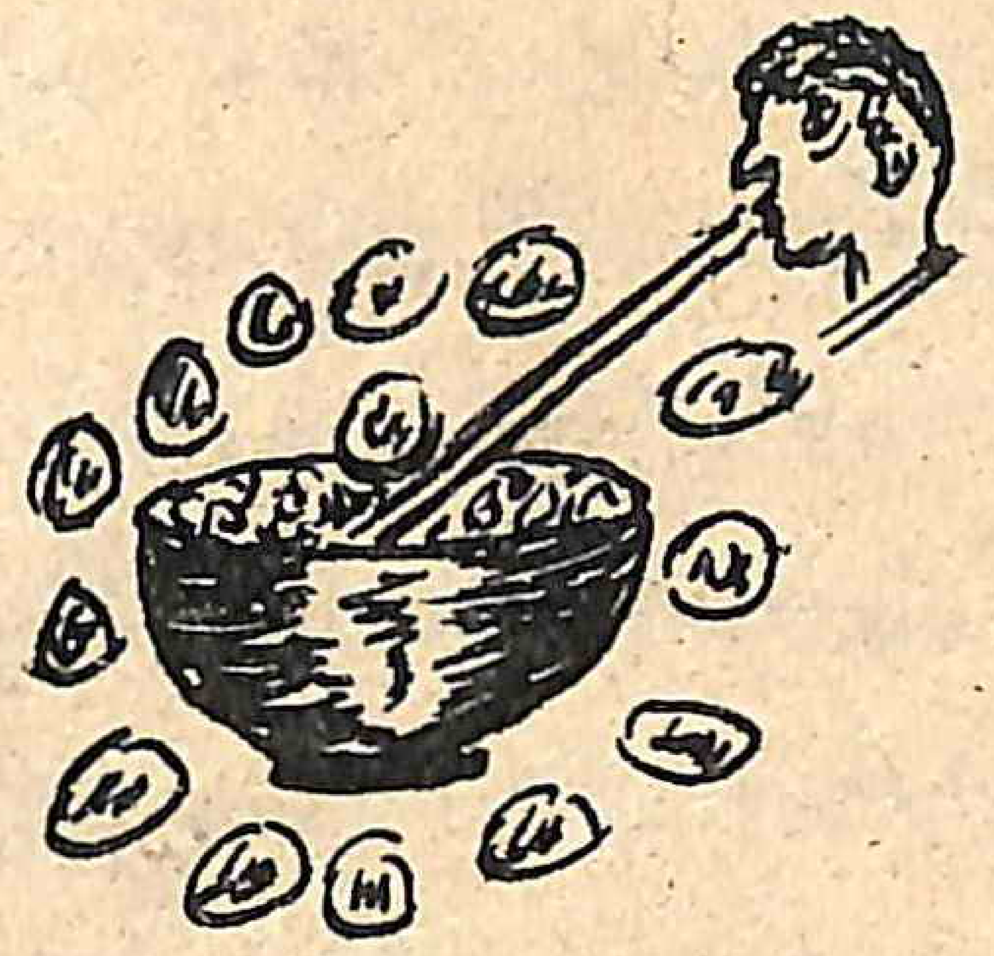

صابن کے بلبلے

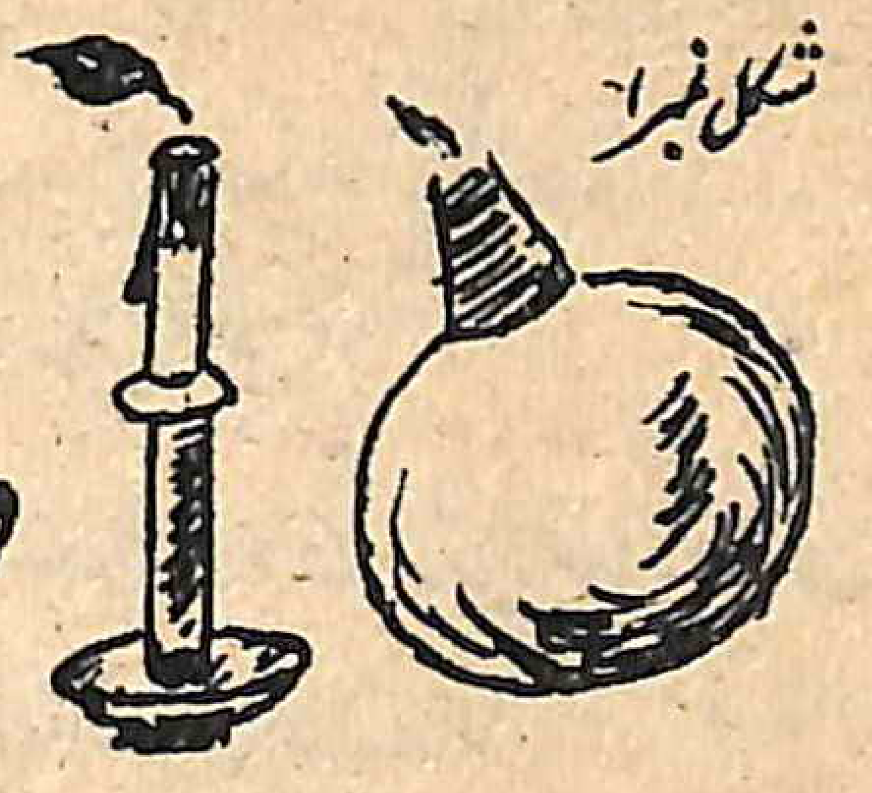

بچوں کے لئے شاید سب سے آسان اور سادہ کھیل تھوڑے سے پانی میں جھاگ دار صابن گھول کر ایک نلکی سے بلبلے بنانا ہے۔ لیکن ذرا سا سوچا جائے تو ان شفاف اور چمکدار گول گول چھوٹے بڑے ہوائی گیندوں سے عجیب و غریب کھیل بن سکتے ہیں ایک پرچ میں تھوڑا سا پانی ڈالئے اور پھر نہانے کے صابن سے باریک باریک چار پانچ قتلے کاٹ کر اس میں ڈالئے۔ پھر ایک نلکی خواہ وہ سوڈا واٹر پینے والی کاغذ کی بنی ہوئی ہو یا پردے ٹانگنے والی پیتل کی ہو یا لمبے سرے والی قیف ہو لے کر اس محلول میں دو چار دفعہ ہلکے ہلکے پھونک ماریئے محلول کا کچھ حصہ نلکی کے سرے سے چمٹ جائے گا اب پھر پھونک مار کر ایک گولہ بنائیے۔ خوبصورت۔ چمکیلا۔ قوسِ قزح کے رنگوں والا ایک لچک دار گیند نلکی کے سرے پر چمٹا نظر آئے گا ہاتھ کے ذرا سے جھٹکے سے فضا میں تیرنے لگے گا۔ کتنا پیارا، کیسا دلکش! آؤ ذرا تجربہ کریں اس نازک و شفاف گولے سے ہم کیا کچھ بنا سکتے ہیں!

۱۔ صابن کا بلبلہ بناتے وقت چونکہ باہر کی ہوا کا دباؤ اندر کی ہوا سے دوگنا ہوتا ہے اس لئے پھونک مارتے وقت اس کے مطابق زور لگانا پڑتا ہے۔ بلبلے کی سطح جھلی کی دو تہوں سے بنی ہوتی ہے اگر ہم پھونک مارنا بند کر دیں اور نلکی سے بلبلہ جدا نہ کریں تو اس کا حجم آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا کیونکہ بلبلہ کے اندر کی ہوا نلکی سے سرے سے نکل جائے گی اس لئے اگر آپ بلبلہ قائم رکھنا چاہیں تو اوپر والے سرے سے انگلی سے نلکی کا منہ بند کر دیں اس طرح یہ دیر تک قائم رہے گا۔ آپ اگر نلکی کا منہ موم بتی کی طرف کریں گے تو موم بتی کا شعلہ پہلے جھک جائے گا پھر بجھ جائے گا۔ معلوم ہوا کہ اس بلبلہ غبارہ میں کافی ہوا تھی۔

(دیکھو شکل نمبر ۱)

۲۔ دو مختلف بلبلوں کو آپس میں جوڑنا بڑا آسان کام ہے۔ دو الگ الگ نلکیاں لیجئے۔ ایک دائیں ہاتھ میں دوسری بائیں ہاتھ میں پکڑئیے۔ دونوں کے سروں پر انگلی رکھ دیجئے تاکہ بلبلوں کی ہوا کم نہ ہو جائے۔ اب دونوں نلکیوں یا قیفوں کے جوڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منہ ایک دوسرے کے قریب لائیے۔ یہ لو! دونوں بلبلے آپس میں مل گئے بلکہ دو بلبلوں کا ایک بلبلہ بن گیا جس کو دو قیفوں نے پکڑا ہوا ہے۔ قیفوں کو اِدھر اُدھر گھمانے سے بلبلہ مختلف شکلیں اختیار کریگا۔ مثلاً اگر دونوں قیفوں کو آپ اُفقی حالت میں پکڑیں تو بلبلے کا پیٹ کبھی اوپر ہو جائے گا اور کبھی زمین کی طرف پھیل جائے گا۔ اس کی وجہ کشش ثقل ہے۔

اب دونوں قیفوں کو آہستہ آہستہ ایک دوسری سے پرے ہٹائیے تو بلبلہ ایک سلنڈر کی شکل میں لمبا ہو جائے گا بلکہ اور زیادہ کھینچنے سے ریت گھڑی کی طرح درمیان سے پتلا اور سروں سے موٹا ہو جائیگا۔ اگر آپ قیفوں کے سروں سے اپنی انگلی ذرا ذرا ہٹا کر دیکھیں تو ایسی کئی شکلیں بنیں گی۔

(دیکھیں شکل نمبر ۲)

شکل نمبر ۲

اور یہ بھی ممکن ہے کہ قیفیں الگ الگ ہونے سے یا ہوا کم ہونے سے ایک بلبلہ کے دو بلبلے بن جائیں۔ یا پھٹ جائے۔

۳۔ لوہے کی ایک باریک تار کا ایک سپرنگ سا بنائیں۔ پھر اسے تیل سے بھگو دیں۔ اسے پانی کے چوڑے برتن پر چھوڑیں یہ تیرنے لگے گا۔ پھر صابن کا محلول منہ سے نلکی میں بھریں اور اس سپرنگ کے درمیان خالی جگہ پر چھوڑیں یہ سپرنگ تیر کے نشان والی طرف گھومنے لگے گا۔

(دیکھیں شکل نمبر ۳)

شکل نمبر ۳

اس کی وجہ یہ ہے کہ صابن کے محلول کی سطح کا تناؤ خالص پانی کی نسبت بہت کم ہے اس لئے سپرنگ کا کھچاؤ محلول سے پرے رہتا ہے۔ اور چونکہ سپرنگ نے محلول کو گھیر رکھا ہے اس لئے اس کے باہر کی طرف سے کھچاؤ کا زور تار پر پڑتا ہے اور وہ اس طرف گھومنے لگتی ہے جس طرف اسے موڑا گیا ہے۔

۴۔ ایک پرچ میں تھوڑا سا صابن کا محلول ڈالیں اور پھر ایک بڑا سا کارک لے کر پرچ کے درمیان کھڑا رکھ دیں۔ پھر ایک سکے کے کاغذ (جو سگرٹ کی ڈبیوں کے اندر ہوتا ہے) کا ٹکڑا لیں۔ اس پر چار انچ قطر کا ایک دائرہ بنائیں۔ اسی مرکز پر کارک کی گولائی کے برابر ایک اور چھوٹا دائرہ بنائیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ یا چھ پتیوں والا ایک پھول کاٹ لیں جس میں چھوٹا دائرہ قائم رہے۔

(دیکھیں شکل نمبر ۴) ..

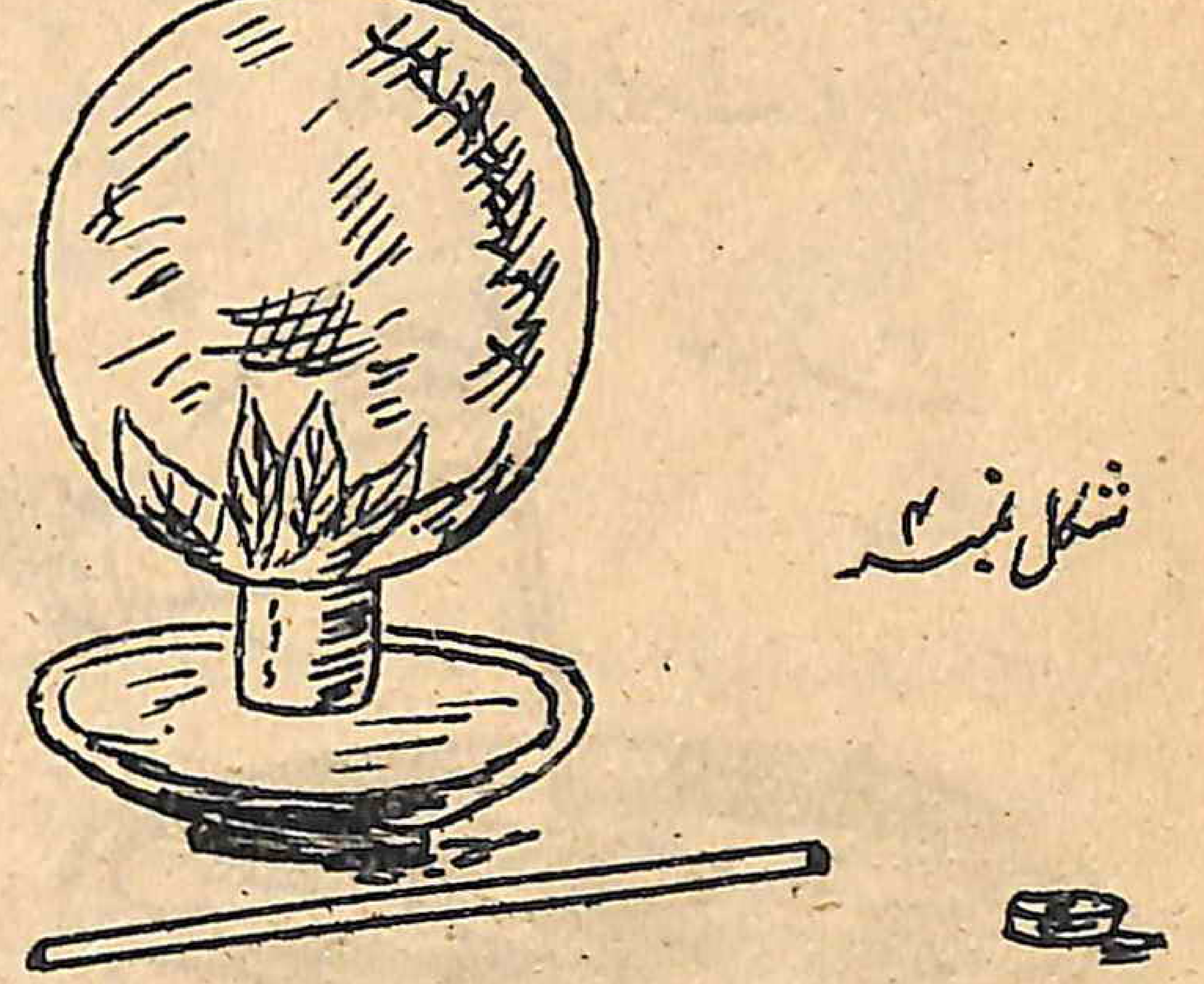

شکل نمبر ۴

اب اس پھول کو کارک کے اوپر رکھ دیں اور سب کو صابن کے محلول سے بھگو دیں۔ پھر نلکی سے صابن کا بڑا سا بلبلہ بنائیں اور اسے کاغذ کے مرکز پر آرام سے ٹکا دیں۔ بلبلہ کاغذ پر فوراً چمٹ جائے گا اور کاغذ کی پتیوں پر پھیل جائے گا۔ پیچھے ہٹ کر تماشہ دیکھیں بلبلہ کاغذ کی پتیوں کو اپنے اوپر اٹھا لے گا۔ جیسا کہ دائیں طرف کی شکل سے ظاہر ہے۔ پھول کو بند کرنے کے لئے نلکی کو بلبلہ میں داخل کریں اور سانس کو اندر کھینچ کر تھوڑی سی ہوا کم کر دیں جوں جوں بُلبلہ کا حجم کم ہوتا جائے گا پھول کی پتیاں بند ہوتی جائیں گی۔ اور جب اس کا حجم زیادہ ہو گا پتیاں کھل جائیں گی۔ اگر ایک بلبلہ پھٹ جائے تو دوسرا بنا لیں۔ اگر آپ کامیاب ہو جائیں تو کھلتا پھول اور بند پھول کا تماشہ سب کو حیران کر دے گا۔

نوٹ :- اگر بچوں کو سائنس کے ایسے سادہ اور آسان کرشمے پسند ہوں تو یہ سلسلہ جاری کیا جا سکتا ہے۔ بچے اپنی رائے بھائی جان کو لکھیں۔

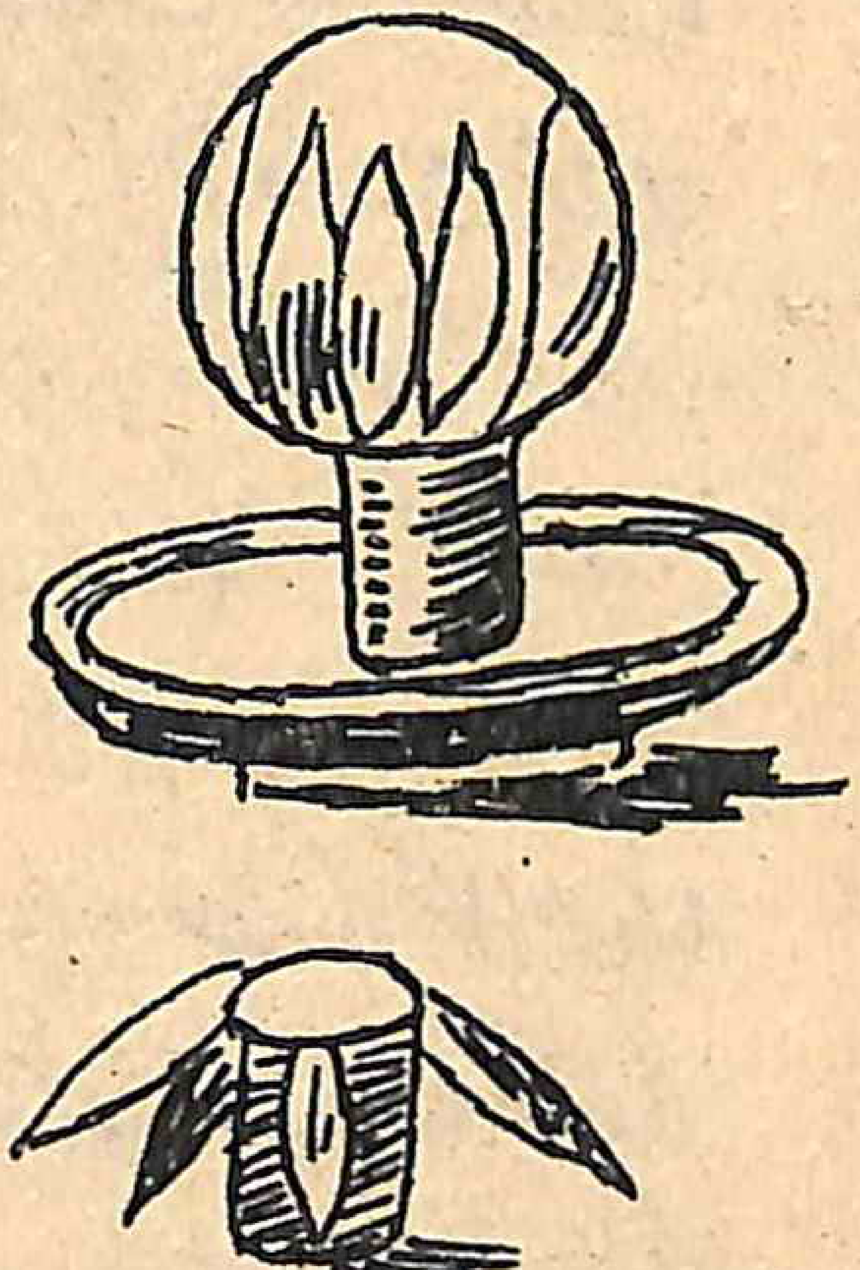

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے

زرّیں اقوال

- کُل انعامات اور فیوض کا سچا اور حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔
- عبادت دراصل اطاعت کا نام ہے۔
- رنج۔ بخل۔ حسد اور کینہ سے بچو۔
- حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔
- دعا ایک عظیم الشان طاقت والی شے ہے۔
- کسی کی نعمت دیکھ کر حسد نہ کرو۔
- جو کنجوس ہو وہ حق پر نہیں پہنچتا۔
- تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(ابن [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی تحریری مقابلہ

دلچسپ اور ناقابلِ فراموش واقعات

* اس دفعہ اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل بچّوں کے مضامین موصول ہوئے :۔

• غلام فرید۔ کھر پیڑ تحصیل قصور ضلع لاہور۔ • سید رفیق احمد راولپنڈی • امۃ الحکیم شہناز بورےوالہ • رضوانہ طلعت کیمبل پور • سید ساجد احمد حافظ آباد • ظفر محمود خان راولپنڈی • امۃ الرشید طاہرہ ربوہ • قتیبہ مسلم سرگودہا • حافظ عباس علی عاصم ربوہ ۔

* اوّل۔ دوم اور سوم آنیوالے بچّوں کے نام یہ ہیں :۔

اوّل :۔ امۃ الرشید طاہرہ ربوہ دوم :۔ قتیبہ مسلم۔ سرگودہا

سوم :۔ حافظ عباس علی عاصم ربوہ

* یہ ہرسہ مضامین درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ بقیہ مضامین بھی انشاء اللہ باری باری شائع کر دئے جائیں گے۔ آئندہ ماہ کے لئے یہ موضوع مقرر کیا جاتا ہے :۔

"ہمارا سالانہ اجتماع اور اس کے فوائد"

(۱)

ہماری اس انجانی منزل کی طرف بھاگتی ہوئی زندگی میں بسا اوقات ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو مٹائے سے بھی ذہن کے پردوں سے نہیں مٹتے ...... اور وقتاً فوقتاً اجاگر ہو کر دماغ میں ایک ہلچل سی مچا دیتے ہیں۔

مجھے بھی اس قلیل سی زندگی میں بعض ایسے واقعات سے دوچار ہونا پڑا ہے... جو ہر لحاظ سے ناقابلِ فراموش ہیں..... اور باوجود ان کی تلخ یاد کے میں نے ان کی بدولت بہت سے نیک سبق حاصل کئے.... ایک واقعہ آپ کو سُناتی ہوں۔ جو مجھے کسی صورت بھی بھولتا نہیں...

کاہلی اور سُستی کی بُری عادت شروع ہی سے مجھ پر تسلّط جمائے ہوئے تھی۔ لاکھ پیچھا چھڑانے کی کوشش کی مگر ناکام رہتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ دن تھے جبکہ میں پانچویں جماعت میں پڑھتی تھی۔۔۔ سارا سال تو کھیل کود میں گزرا اور پڑھنے کے نیک خیال نے کبھی دماغ میں جگہ نہ بنائی۔۔۔ اور نہ ہی کبھی یہ خیال قریب پھٹکا کہ فیل ہونے سے کیسی رسوائی ہوگی۔ ہر دم کاہلی کا شکار رہتی اسی لئے تمام کام ادھورے رہ جاتے تھے۔۔۔

۔۔۔۔ اور آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا یعنی "امتحان" عین سر پر آکھڑا ہوا اور دھمکانا شروع کر دیا۔۔۔ یہ دیکھ کر میں سخت گھبرائی کہ کاش! یہ غفلت کا پردہ اس وقت آنکھوں کے سامنے سے ہٹتا جبکہ پڑھائی کا وقت تھا۔ آخر ایک سال کی محنت ایک دن میں بھلا ہو ہی کیسے سکتی ہے۔۔۔ مگر بادلِ ناخواستہ کوئی چارہ نہ پا کر میں نے پڑھنے کا ارادہ کر ہی لیا۔

شام ڈھل رہی تھی صبح پرچہ تھا۔ میں دل میں نیا عزم لے کر کمرے میں پہنچی۔۔۔ مطالعے کی میز جو بے چاری مہینوں سے اداس و تنہا گرد سے اٹی پڑی تھی اس کو صاف کیا۔ کتابوں کو ترتیب سے رکھا۔۔۔ صبح چونکہ جغرافیے کا پرچہ تھا اس لئے معاشرتی علوم کی کتاب کو بڑے اہتمام سے کھولا۔۔۔ اور یہ دیکھ کر دل دھک سے رہ گیا۔۔۔ کہ آدھی کتاب ہی سرے سے غائب تھی۔۔۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ منّے کے ہاتھ میں دیکھی گئی تھی جس نے سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔۔ پاکستان کی برّی اور بحری فوج کے لئے ہوائی جہاز اور کشتیاں بنانے کے لئے میری مظلوم کتاب کے صفحات پر مشق آزمائی کی تھی۔۔۔

اُف خدا! اس وقت میری کیا حالت ہوئی کچھ نہ پوچھئے۔۔۔ بس آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئی تھیں میرا ضمیر میری تمام سال کی لاپرواہی پر لعنت ملامت کر رہا تھا۔۔۔

مگر اب یہ رونے کا وقت نہ تھا۔۔۔ بلکہ پڑھنے کا تھا اس لئے میں نے میز کے قریب کرسی گھسیٹ لی۔ اور بیٹھ کر بڑے حوصلے سے اس بچی کھچی کتاب کے صفحات کو الٹا۔۔۔ لیکن یہ کیا؟! کتاب میں جگہ جگہ سوراخ تھے۔۔۔۔ اور میرا بقیہ سرمایہ بھی چوہوں کے ہتھے چڑھ کر تباہ ہو چکا تھا۔ یہ حالِ زار دیکھ کر میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔ اور بری طرح فیل ہونے کا خوف دل و دماغ پر مسلط ہو گیا۔۔۔ ایسے وقت میں کسی سے کتاب لینے کا تو سوال ہی نہ پیدا ہو سکتا تھا۔۔۔ سب لڑکیوں نے امتحان کی تیاری کرنا تھی۔۔۔ اور اتنی رات گئے بازار بھی بند ہو چکے تھے۔۔۔۔ لہذا وہاں سے خریدنے کی امید بھی نہ تھی۔۔ مجھے کوئی چارۂ کار نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اور وقت تھا کہ اڑا ہی جا رہا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ میری پریشانی میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔۔۔

آخر عشاء کی نماز ادا کی اور خدا سے دعائیں کرتے ہوئے میں بستر پر لیٹ گئی۔۔۔ بغیر امتحان کی تیاری کئے۔۔۔ مگر خدا بھی اپنے انہی بندوں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے جو دعا کے ساتھ دوا بھی کرتے ہیں اسی وجہ سے میرا دل ڈوبا جا رہا تھا۔۔۔ کہ بغیر کسی حیلہ و تدبیر کے میری دعائیں تو قبول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے سے رہیں۔ کیونکہ چاہے کتنے ہی آسان سوال کیوں نہ آئیں میں نے جب ایک لفظ تک نہیں پڑھا تو انہیں کیسے حل کر سکوں گی۔۔۔۔ اسی قسم کے خیالات کے ہجوم نے میرے ذہن کو سخت پریشان کر دیا تھا اس لئے نیند بھی کوسوں دُور تھی۔۔۔۔ وہی نیند جو روزانہ بغیر سوچے سمجھے سرِ شام ہی سے مجھ پر مسلّط ہو جاتی تھی آج نہ جانے کہاں گم تھی۔۔۔۔ میری تمام سال کی کوتاہیاں یاد آ کر مجھے شرمندہ کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ اور جب کلاک نے گیارہ بجائے تو مَیں چونک اٹھی۔ اتنی رات گذر چکی تھی مگر نیند آنکھوں سے غائب تھی۔۔۔۔ کروٹیں بدلتے ہوئے ساڑھے گیارہ ہو چکے تھے اور آخر کار نیند نے مجھے آلیا۔۔۔ امتحان ہی کے متعلق خوابیں بھی آتی رہیں۔۔۔۔ یہ یاد نہیں کہ کتنی دیر سوئی رہی مگر جب آنکھ کھلی۔۔۔۔ تو چاروں طرف پھیلی ہوئی دھوپ نے میرے اوسان خطا کر دئے۔۔۔۔ گھڑی پر نظر کی تو ساڑھے سات کا وقت ہو رہا تھا جبکہ پرچے کا وقت سوا سات کا تھا۔۔۔۔ وضو کیا اور ایسے دن چڑھے فجر کی نماز پڑھتے ہوئے دل کاہلی پر سخت ملامت کر رہا تھا۔۔۔

ویسے بھی مَیں بہت کاہل اور سست تھی۔ عام طور پر دیر سے اُٹھا کرتی تھی مگر آج رات دیر تک جاگتے رہنے کی وجہ سے معمول سے بہت بعد اٹھنا میرے لئے پہلا اتفاق تھا۔۔۔ پھر دو چار لُقمے زہر مار کئے۔ کپڑے تبدیل کئے اور سکول روانہ ہو گئی۔۔۔۔ مگر جانے کیا بات تھی کہ چھوٹے بڑے میری طرف گھُور گھُور کر دیکھتے پھر مُسکراتے اور چلے جا رہے تھے۔۔۔ مَیں سب کی پرواہ کئے بغیر ہاتھ میں پرچہ اور بھائی جان کا پین تھامے سکول کی طرف تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔ اور خدا خدا کر کے سکول کا گیٹ آیا اور مَیں دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔ اتنے میں میرے قریب سے ایک لڑکی شاید نویں کلاس کی تھی تیزی سے گزری مگر مجھ پر نظر پڑتے ہی رُک گئی اور سر سے پاؤں تک جائزہ لیتے ہوئے یہ کہہ کر چلتی بنی ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں!

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی!

یہ سُنکر مَیں پریشان سی ہو گئی کہ آخر مجھ میں کونسی ایسی بات ہے جس نے اس لڑکی کو حیران کر دیا ہے۔۔۔ اور اپنے سراپا پر بغور نظر کی تو کچھ نہ پوچھئے کہ اپنا کارٹونوں والا حُلیہ دیکھ کر مجھ پر کیا گزری۔۔۔ اب راستہ میں لوگوں کے گھورنے اور مسکرانے کی وجہ خوب اچھی طرح میری سمجھ میں آچکی تھی۔ آپ بھی سُن لیجئے۔۔۔ صبح اتنی دیر سے اُٹھنے کی وجہ سے کوئی کام بھی صحیح طور پر انجام نہ پا سکا تھا۔۔۔ جلدی میں تمام کام بگڑ گئے۔۔۔۔ اور مَیں نے گھبراہٹ میں اپنی قمیص کے بجائے باجی کی قمیص پہن رکھی تھی۔۔۔ کہاں باجی اتنی طویل قامت اور کہاں مَیں بمشکل ان سے نصف۔۔۔ اب آپ خود ہی اندازہ کیجئے کہ میری کیا حالت ہو گی۔۔۔ اور صرف یہی نہیں اپنے جُوتوں کے بجائے مَیں نے بھیّا کے دو دو سیر کے جُوتے پہن رکھے تھے۔۔۔ شدید گھبراہٹ اور فکر اور جلدی جلدی بھاگم بھاگ میں ان کے بھاری پن کا بھی احساس نہ ہوا تھا۔۔۔ اور چونکہ میری بُری عادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تھی کہ کبھی کوئی چیز ٹھکانے پر نہ ہوتی تھی اس ملئے افراتفری میں میں نے امّی جان کی سُرخ شلوار پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔ اور اپنا پین بھی حادثات کی نذر ہو چکا تھا اس لئے مجبوراً بھائی جان کا پین اٹھانا پڑا تھا۔ ۔۔۔ ہماری حالتِ زار پر اس لڑکی کا یوں شعر پڑھ کر گزرنا بھی تو میرے حال کے مطابق تھا۔

میں نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور پھر امتحان کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔ باوجودیکہ میرا دل سخت خِفت محسوس کر رہا تھا مگر امتحان بھی لازمی تھا۔۔۔۔ امتحان کے کمرہ کا دروازہ بند تھا۔ یہ دیکھ کر میرے رُکے ہوئے آنسو بہہ نکلے۔۔۔ ڈر کے مارے دروازہ کھٹکھٹانے کی بھی ہمّت نہ ہوئی اور میں چند منٹ تک دروازے سے لگی اشک فشانی کرتی رہی اتنے میں دروازہ کھُلا اور میری تمام ہم جماعت لڑکیاں اپنے پرچے حل کر کے مسکراتی ہوئی باری باری باہر نکلنے لگیں۔۔۔۔ آسان پرچے کی وجہ سے سب خوش تھیں۔ کسی نے میری طرف دھیان ہی نہ دیا۔۔ ۔۔۔ میں پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی گھر کو چل دی۔ ۔۔۔ دروازہ میں داخل ہوتے ہی بھائی جان نے میرے کان پکڑ لئے۔۔۔۔ اور مروڑتے ہوئے بولے کہ میرے جوتے اور پین دو۔ تمہاری اس حرکت کی وجہ سے آج میں کالج بھی نہیں جا سکا ـــــ "بڑی مشکل سے جان چھوٹی تو باجی نے دو چار جھڑکیوں سے میرا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی قمیص فوراً اتارنے کا تقاضا کیا۔۔۔ ادھر میرے دل کی بُری حالت تھی کہ امتحان نہیں دے سکی۔۔۔۔ اور ادھر ان سب کی جھڑکیاں سُننی پڑ رہی تھیں کسی کو یہ پوچھنے کا خیال نہ تھا کہ میں پرچہ کیسا حل کر کے آئی ہوں۔۔۔۔ خیر! بمشکل سب سے پیچھا چھڑایا۔۔۔۔ اور تنہائی میں اپنی بے بسی پر خوب ہی آنسو بہائے۔۔۔۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ سب کچھ میری کوتاہیوں کا نتیجہ ہے جس نے سب کام خراب کئے۔۔۔۔ اور پھر مجھے "فیل" کا لفظ سُننا پڑا جس سے میرے کان ناآشنا تھے۔۔۔۔ مگر اس زبردست ٹھوکر سے میری آنکھیں کھُل گئی ہیں۔۔۔۔ وہ دن اور آج کا دن پھر میں نے کبھی سستی سے کام نہیں لیا۔۔۔۔ بلکہ صبح سویرے نمازِ فجر ادا کرتی ہوں اور اپنی تمام چیزوں کو ٹھکانے پر رکھتی ہوں جس کی وجہ سے مجھے کبھی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی۔ تمام سال محنت کرتی ہوں اور امتیازی پوزیشن میں کامیاب ہوتی ہوں۔ اس عبرتناک واقعہ نے مجھے بہت سے نیک سبق سُنائے اور راہِ مستقیم دکھائی۔ اور باوجود اتنا عرصہ گزرنے کے یہ واقعہ جوں کا توں میرے ذہن پر نقش ہے اور میری زیست کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ ہی نیکی کے راستے کی طرف گامزن رکھے۔ آمین۔

(امۃ الرفیق طاہرہ۔ ربوہ)

(۲)

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ

یہ مارچ ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے جبکہ میں ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا بھی نہ ہوئی تھی۔ امی جان نے یوں بیان کیا کہ مارچ کا آخری ہفتہ تھا۔ ہم احمدیوں کے خلاف لوگوں میں سخت اشتعال پیدا ہو چکا تھا۔ سب ہمارے خون کے پیاسے نظر آتے تھے۔ ہمارا کھانا پینا حرام تھا۔ نلکے سے پانی لینا جرم۔ باہر لمبے لمبے چھُرے لے کر ہمارے گھر کے آگے تحفظ ختم نبوت کے دعویدار غلیظ اور گندی گالیاں نکالتے ہوئے گھومتے تھے۔ جنوب کی طرف کے ہمسایوں نے تو انتہا ہی کر دی تھی۔ دن اور رات گالیاں دیتے تھے۔ ہر وقت ہمارے آقا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ذاتِ بابرکت پر استہزا کرتے۔ تالیاں بجا بجا کر کہتے کہ اب یہ نہیں بچیں گے۔ جلوس نکلتے اینٹیں پھینکی جاتیں۔ گولیوں کے چلنے کی آوازیں آتی رہتیں۔ ہمارے لئے زمین و آسمان تنگ ہو چکے تھے محلہ میں جو شریف لوگ تھے وہ بھی غنڈوں کے ڈر کی وجہ سے آگے نہ آتے تھے۔ ہماری آنکھوں کے آگے وہی نظارہ تھا جو مدینہ میں صحابہ کرامؓ کا تھا۔ ہماری زبانوں پر ہر لمحہ و ہر آن درود شریف اور مسنون دعائیں رہتیں اور ہم خدا کے حضور اس کی مدد کے لئے گڑگڑاتے۔ ہم رات کو پانی کی بالٹیاں بھر کر اندر رکھ لیتے تھے کیونکہ دن کو تو پانی بھرنا ہمارے لئے محال تھا۔

ایک دن رات کا قریباً ایک بجا تھا شرپسندوں نے ہمارے مکان کے باہر کے دروازوں پر مٹی کا تیل انڈیل کر اور چیتھڑے تیل سے بھگو کر دروازوں کے آگے رکھ دئے۔ ایک دروازے کو ابھی آگ لگائی ہی تھی کہ راؤنڈ کرنے والے سپاہی اُدھر سے گزرے۔ انہوں نے جلدی سے دروازہ کھٹکھٹایا آگ بجھائی گئی۔ ایک دروازے پر اب بھی نشان موجود ہے۔

غرض ہماری اُس وقت کی حالت کا سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی اندازہ لگا ہی نہیں سکتا۔ ہمارا ایک ہمسایہ تو ہماری گلی کی طرف کی کھڑکیوں اور دروازوں کے آگے روزانہ دیگیں پکوا کر ہمارے مخالفین کو کھانا بھجواتا جو ہر دم ہمارے خلاف زہر اُگلتے رہتے۔ اس کی بیوی تو ہر لمحہ میرے آقا مسیح موعودؑ علیہ السلام کی ذاتِ مبارک پر حملے کرتی۔ اور نہایت ہی ہتک آمیز الفاظ کہتی جو ہمارے دلوں پر چھریوں کی طرح لگتے۔ مَیں کہتی کہ اے کاش یہ عورت ہمیں بے شک جتنی مرضی گالیاں دے لے لیکن میرے آقا کے متعلق ایسے بُرے الفاظ استعمال نہ کرے۔ بسا اوقات جب یہ گالیاں ہماری برداشت سے باہر ہو جاتیں تو ہم اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس دیتے۔ لیکن جلد ہی بعد میں حالات نے اچانک پلٹا کھایا اور یہ اندھیرے روشنی میں تبدیل ہو گئے۔

ان حالات کے بعد ہی جولائی ۵۳ء میں یکدم ہمارا ایک ہمسایہ جو بدزبانی کرنے میں سب سے تیز تھا اور ہر لمحہ ہمارا دل دکھایا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔ سخت بیمار ہو گیا۔ اسے ایمبولینس میں ہسپتال لے گئے لیکن رستے میں ہی وہ فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی کی عبرتناک حالت اب بھی دیکھنے والوں کے لئے سبق کا باعث ہے۔ اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت نہایت ہی ابتر ہو گئی۔ وہ پیسے پیسے کی محتاج ہے اور بُرے کاموں میں پڑ کر اپنی برادری میں سخت ذلیل و رُسوا ہو کر ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ کی مصداق ہو گئی ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

(رفیقہ مسلم۔ سرگودہا)

(۳)

مَیں جس واقعہ کا ذکر کرنے لگا ہوں یہ میری زندگی کے اُس حصے سے متعلق ہے جبکہ مَیں چوتھی جماعت کا طالب علم تھا۔

دماغی صلاحیت کے علاوہ ماں باپ کی محبت اور اساتذہ کی شفقتیں بھی شاملِ حال تھیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ مَیں اور کسی کو اپنا ہم پلہ نہ سمجھتا تھا۔ ہماری کلاس میں ایک ارشد نامی لڑکا بھی تھا جو بدصورت ہونے کے ساتھ ساتھ کند ذہن بھی تھا۔ مجھے اس سے چڑ تھی، نفرت تھی، اور مَیں اُسے ہر وقت حقارت سے دیکھتا تھا۔ استاد اُس کے ساتھ مغز ماری کر کر کے عاجز آچکے تھے۔ وہ تین سال سے متواتر فیل ہو رہا تھا سزائیں بھی اُس کے کند دماغ کو راہِ راست پر نہ لا سکیں۔ اس دفعہ بھی اُس کے پاس ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ میرے علاوہ اور بھی تمام لڑکے اس سے متنفر تھے۔ کوئی بھی نہ چاہتا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ کھیل کود میں بھی شریک ہو۔ اگر ہمارا بس چلتا تو شاید اسے سکول میں بھی نہ پڑھنے دیتے۔۔۔۔ ایک دفعہ ہم سب مل کر کھیل رہے تھے کہ ارشد ہمارے پاس سے گزرا۔ ہم سب نے اس کی طرف دیکھتے ہی حقارت سے منہ پھیر لیا کیونکہ ہم اس کی شکل کو منحوس سمجھتے تھے۔

مَیں نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ تو ایسے ہی وقت ضائع کر رہا ہے دیکھو تین سال سے متواتر فیل ہو رہا ہے، اور اس دفعہ بھی پاس ہونے کی کوئی امید نہیں۔ سکول پڑھنا اس کے بس کا روگ نہیں۔ دیکھو! ہم آج تک کبھی فیل نہیں ہوئے۔ سب لڑکوں نے میری بات کی تائید کی۔ لیکن ارشد کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے وہ بے بسی اور بے کسی کی تصویر بن کر کھڑا ہو گیا۔ شاید خدا تعالیٰ کو اس غریب کی بیکسی پر رحم اور ہماری اس بے مروتی اور غرور پر غصہ آیا لیکن ہم اسے وہاں روتا ہوا چھوڑ کر چل دئے۔ اور کسی نے اسکے رونے کی طرف توجہ نہ دی۔

وقت گزر گیا۔ امتحان قریب آگیا۔ مَیں نے امتحان کی تیاری تو کی ہوئی تھی پورے جوش و خروش سے امتحان دینے کے لئے ہال میں جا پہنچا لیکن جب پرچہ شروع ہوتا تو ساتھ ہی میرے سر میں اتنا درد شروع ہو جاتا کہ میرے لئے پرچہ حل کرنا ناممکن ہو جاتا سب پرچے یوں ہی ضائع گئے۔ والدین کو بھی مَیں نہ بتا سکا۔ بتاتا بھی تو کیا بتاتا کوئی میری اس بات پر یقین نہ کرتا کیونکہ امتحان کے فوراً بعد میرا درد جاتا رہتا نتیجہ نکلا تو ارشد اچھے نمبروں پر پاس ہو گیا اور ہم

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈرامہ

دل اور کھلونا

(مبارک احمد عابد ربانی - ربوہ)

کردار

کرنل ندیم - پینتالیس سالہ فوجی کرنل - شمیم اور منّے کا والد

بیگم ندیم - کرنل ندیم کی بیوی - شمیم اور منّے کی ماں

شمیم - کرنل و بیگم ندیم کی گیارہ سالہ لڑکی۔

منّا - کرنل و بیگم ندیم کا تین سالہ لڑکا۔

خان بابا - کرنل ندیم کا ساٹھ سالہ نوکر ——— اور

اس کے دو ڈرپوک دوست

پہلا منظر

(بڑا سا برآمدہ ——— ایک سیمنٹ کی بنی ہوئی بڑی سی میز جس پر کئی قسم کے کھانے چنے ہوئے ہیں ——— میز کے ارد گرد سات کرسیاں پڑی ہوئی ہیں۔ چار کرسیوں پر شمیم، منّا، کرنل ندیم اور بیگم ندیم تشریف فرما ہیں ——— سب کھانا بھی کھا رہے ہیں اور باتیں بھی ہو رہی ہیں!

(یکایک منّا بولتا ہے)

منّا - (توتلی زبان میں) امّی ——— بادی میرا تھانہ تھاتی ہیں - مارو ول دا ان کو ———

شمیم - (مسکراتے ہوئے) امّی ——— جھوٹ بولتا ہے - میں نے تو اس کا کھانا نہیں کھایا ———

منّا - (غصّہ سے) بدبخت ...

شمیم - (منّے کو گود میں لیتے ہوئے) آہا - اب تو میرا بھائی بڑی روانی سے باتیں کرنے لگا ہے ——— دیکھا امّی - اس نے کتنا مشکل لفظ آسانی سے کہدیا ہے - ابّا جان آپ نے بھی سنا منّے نے ابھی بدبخت کہا ہے - آہا اب تو ہم آپ سے مٹھائی کھائیں گے - منّے کے پوری باتیں کرنے کی خوشی میں۔

کرنل ندیم - (نرمی سے) بیٹا شمیم اس نے تو تمہیں گالی دی ہے - اور تم خوش ہو رہی ہو کہ تمہارا منّا اب پوری باتیں کرنے لگا ہے ———

بیگم ندیم - (شمیم سے) پگلی! اس نے تو تمہیں گالی دی ہے - اور تم باتیں کرنے کی خوشی میں مٹھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طلبگار رہو — کوئی اچھی سی بات کرتا تو
تب تو مٹھائی مل جاتی — تمہیں گالی سن کر
خوش ہونے کی بجائے اسے ٹوکنا چاہیئے
تھا۔

شمیم ۔ (حیرانگی سے) امّی — وہ ہیں نا کیپٹن ظفر۔
ان کے بیٹے نے کل انہیں اپنی توتلی زبان میں
جب "الّو تا تان" (الّو کا کان) کہا تو انہوں
نے اسے خوشی سے گلے لگا کر چوم لیا تھا۔
اور محلہ میں مٹھائی بھی تو آج ان کے بیٹے کی
باتیں کرنے کی خوشی میں بانٹی جا رہی ہے —

کرنل ندیم ۔ بیٹا ایسی باتیں اچھے بچوں کے منہ سے
زیب نہیں دیتیں —

بیگم ندیم ۔ ہاں بیٹی ٹھیک ہی تو کہتے ہیں تمہارے ابّا
— تم منّے کو کلمۂ پاک یا کوئی قرآن شریف کی
سورۃ یاد کرواؤ — اور جب وہ یاد کر کے
زبانی سُنا دے گا تو ہم تمہیں مٹھائی کھلائیں گے

شمیم — (پشیمانی سے) ہاں امّی — میں نے غلط کہا
تھا۔ اب میں اپنے پیارے بھائی کو اچھی اچھی
باتیں سکھاؤں گی — اور پھر آپ سے مٹھائی
کھاؤں گی —

(سب خاموشی سے کھانا کھانے لگتے ہیں)

دوسرا منظر

(خان بابا اپنے کمرے میں فرش پر بیٹھا ہے۔
— اس کے ارد گرد اس کے دو بے تکلف دیہاتی دوست
بھی بیٹھے خوش گپیوں میں مشغول ہیں۔ خان بابا کی
دائیں طرف ایک چارپائی پڑی ہے جس پر ایک صاف سا
بستر بچھا ہوا ہے — چارپائی کے ساتھ ہی ایک
الماری میں خان بابا کے چند برتن پڑے ہوئے ہیں
خان بابا کی نظر الماری کی طرف اٹھتی ہے۔ تو وہاں
اسے ایک نئی قسم کا مشینی کھلونا پڑا ہوا دکھائی
دیتا ہے — یہ کھلونا شمیم صبح یہاں بھول گئی تھی۔
خان بابا تیزی سے اٹھتا ہے اور کھلونا لا کر دوستوں
کے سامنے رکھ دیتا ہے — سب دوست بڑی حیرانگی
سے اس کھلونے کو دیکھتے ہیں۔)

ایک دوست ۔ (کچھ سوچتے ہوئے) خان یار یہ کھلونا
کہاں سے ہاتھ لگا —

خان بابا ۔ (مسکراتے ہوئے) یار یہ چوری تو نہیں کیا
— ہمارے صاحب کا لڑکی آیا تھا۔ وہ صبح
بھول گیا ہوگا —

دوسرا دوست ۔ لیکن یار یہ چلتا کیسے ہے؟

(خان بابا کھلونے کو ہاتھ میں لیتا ہے — اور
اِدھر اُدھر سے پرزے چھو کر اسے چلانے
کی کوشش کرتا ہے — مگر ناکام رہتا ہے)۔

خان بابا — خوچہ — یہ ہم سے تو نہیں چلتا — خبر لے
اس کا طریقہ کیا ہے —

پہلا دوست ۔ (کھلونے کو پکڑ کر اس کی دائیں طرف
اشارہ کرتے ہوئے) خان — یہ یہاں سے
چلے گا — اسے چلاؤ تو سہی —

دوسرا دوست ۔ ہاں ہاں یار کوشش تو کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(خان بابا کھلونے کو پکڑ کر اسے دائیں طرف سے غور سے دیکھتا ہے — ناگہاں اس کے ہاتھوں سے کھلونا گر کر ٹوٹ جاتا ہے)

(خان بابا اطمینان سے کھلونے کے ٹکڑے چننے لگتا ہے۔ اس کے دونوں دوستوں کا رنگ فق ہو گیا ہوا ہے — اور وہ خان بابا کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں) خان بابا بڑے اطمینان سے ان سے مخاطب ہوتا ہے)

خان بابا۔ یار لوگ — تمہارا رنگ کیوں اُڑ گیا ہے — خوچہ ڈرو مت ہمرے صاحب کا لڑکی ہمیں کچھ نہیں کہے گا — وہ بہت شریف لڑکی ہے اور یہ کھلونا مجھ سے پہلا بار ٹوٹا ہے — ہمرا صاحب بھی کچھ نہیں کہے گا۔

پہلا دوست۔ (ڈرتے ہوئے) ہمیں تو بہت خوف آرہا ہے — کہ کہیں تمہارا صاحب ہماری بھی مرمت نہ کر دے۔

دوسرا دوست۔ (سہمے ہوئے بھیگی بلی کی طرح کھڑا ہے) یار ہم تو چلتے ہیں تم جانو اور تمہارا کام —

خان بابا۔ یار ہم قسم کھاتا ہے — اگر ہمرا مالک یا اس کا لڑکی کچھ بولے گا تو ہم بڑا احساس لوگ ہے — یہ نوکری چھوڑ دے گا — ہم کو ان لوگوں پر پکا یقین ہے — کہ وہ ہم کو بات نہیں کریگا — (شمیم خان بابا کے کمرے کی طرف آتی دکھائی دیتی ہے)

شمیم۔ (متلاشی نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیتی ہوئی خان بابا سے کہتی ہے) بابا۔ میرا کھلونا صبح یہاں رہ گیا ہے — تمہیں اس کا کچھ پتہ ہے۔

(خان بابا بڑے وثوق سے اسے کہتا ہے)

خان بابا — بیٹا وہ تو ٹوٹ گیا ہے —

(خان بابا اور اس کے دوست شمیم کے چہرہ پر اس بات کا ردِّ عمل دیکھنے میں مشغول ہیں)

شمیم۔ (غصہ سے) بابا۔ تم نے میرا کھلونا توڑ دیا ہے میں ابھی امی اور ابا جان سے تمہاری شکایت کروں گی — وہ تمہاری تنخواہ میں سے روپیہ کاٹ کر مجھے نیا کھلونا لے دیں گے — ہاں میں تمہیں مار بھی پڑواؤں گی —

(شمیم یہ کہہ کر واپس دوڑ جاتی ہے)

(خان بابا دل شکستہ سا ہو کر زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے دوست اسے طعنے دے رہے ہیں کہ دیکھ لیا اپنے اطمینان کا انجام بس اسی پر پھولے ہوئے تھے —)

تیسرا منظر

(شمیم برآمدے کے ستون کے ساتھ کھڑی کرنل ندیم سے باتیں کر رہی ہے کرنل ندیم برآمدے میں ٹہل رہے ہیں — بیگم ندیم کمرہ میں بیٹھیں مُنّے کے لئے سویٹر بُن رہی ہیں)

شمیم۔ (کرنل ندیم سے) ابا جان — خان بابا نے میرا کھلونا توڑ دیا ہے — میں صبح اسی کے کمرہ میں اپنا کھلونا صحیح سلامت چھوڑ کر آئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر اب ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔ لیکن میں نے بھی تو خان بابا کو خوب سنائی ہیں۔۔۔

کرنل ندیم۔ بیٹا یہ تم نے بہت بُرا کیا کہ خان بابا کو جلی کٹی سنا آئی ہو۔۔۔ اس کو تو تم پر بہت اعتماد تھا کہ تم اس کا بہت خیال رکھتی ہو۔۔۔

شمیم۔ (معصومیت سے) لیکن ابا جان خان بابا نے میرا کھلونا بھی تو توڑ دیا ہے۔

کرنل ندیم۔ بیٹا لیکن تم نے اس کا دل توڑ دیا ہے۔۔۔ کیونکہ تم نے اسے اس کی امید کے خلاف باتیں کی ہیں۔۔۔ اور امید پوری نہ ہو تو ہر حساس انسان کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔ تمہیں پتہ نہیں کہ کھلونا ٹوٹے تو جُڑ بھی سکتا ہے یا نیا مل سکتا ہے۔۔۔ مگر دل ٹوٹے تو اس کا جُڑنا بہت مشکل ہے۔۔۔ اب تم چلو اور میرے ساتھ چل کر خان بابا سے معافی مانگو۔

(شمیم اور کرنل ندیم خان بابا کے کمرہ میں جاتے ہیں) خان بابا اور اس کے دوست سر جھکائے خاموش بیٹھے ہیں)

کرنل ندیم۔ (خان بابا سے) بابا۔۔۔ شمیم نے تمہارا دل دکھایا ہے۔۔۔ اب یہ تم سے معافی مانگنے آئی ہے۔۔۔

(خان بابا خوش ہو جاتا ہے اور اس کے دوست بڑی حیرانگی سے کرنل ندیم اور شمیم کو دیکھتے ہیں)

شمیم (پشیمانی سے) خان بابا مجھے معاف کر دو۔ میں آئندہ کبھی بزرگوں سے گستاخانہ کلام نہیں کروں گی۔۔۔

(خان بابا مسکراتے ہوئے شمیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتا ہے اور کرنل ندیم شمیم کو ساتھ لئے واپس چلا جاتا ہے اور کرنل ندیم بیگم ندیم کو تمام واقعہ سُناتا ہے۔۔۔ بیگم ندیم بھی خوش ہو جاتی ہیں اور شمیم کو کہتی ہیں کہ بیٹا آج منّے نے مجھے ایک سورۃ بھی سُنائی ہے۔۔۔ اس لئے آج تمہیں ضرور مٹھائی ملے گی۔۔۔ سب مسکرانے لگتے ہیں۔ اور منّے کی کمرہ سے سورۃ دُہرانے کی آواز آتی ہے)۔

(پردہ گرتا ہے)

ناقابلِ فراموش

(بقیہ صفحہ ۲۲)

اپنی بدبختی پر آنسو بہاتے ہی رہ گئے۔ شاید خدا کو ہمیں سبق دینا منظور تھا۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ آئندہ کسی کو بھی نگاہِ تحقیر سے نہ دیکھوں گا۔ میں آج بھی جب اُس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو مجھے اپنے حال پر افسوس ہوتا ہے کہ میں کیوں ارشد کو حقیر سمجھتا تھا۔

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکراہٹیں

• گاہک (دکاندار سے) میاں آپ نے جو مُرغی کل دی تھی وہ تو گھر جاتے ہی مر گئی۔

دکاندار۔ اچھا۔ مگر اس نے ایسی حرکت یہاں پر تو ایک دفعہ بھی نہیں کی۔

• حمید۔ میرے دادا جان بہت بہادر تھے۔ ایک دفعہ شیر سے لڑ رہے تھے۔

عارف (جلدی سے) پھر کیا ہوا۔

حمید۔ شیر ان کو کھا گیا۔

• ایک بیوقوف (دوسرے سے) یار سورج رات کو کیوں نہیں نکلتا۔

دوسرا بیوقوف۔ سورج رات کو نکلتا تو ہے مگر اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آتا۔

(شکیل احمد۔ ربوہ)

پہلا شخص۔ یہ صابن گندی جگہ پر گر گیا تھا کیا اب میں اسے استعمال کر سکتا ہوں۔

دوسرا شخص۔ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات تھی اسے صابن سے دھو لو خود ہی پاک ہو جائے گا۔

(داؤد احمد طاہر۔ ربوہ)

• ایک شخص کے گھر چوری ہو گئی پولیس پوچھ گچھ کرنے آئی، مالک مکان سے پوچھا کہ جب چوری ہوئی تھی تو کیا وقت تھا وہ بولا جناب بہت مشکل وقت تھا۔ سپاہی نے کہا ارے بیوقوف میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ جس وقت چوری ہوئی تھی اس وقت کیا بجا تھا اُس نے جواب دیا جناب میرے سر میں ایک ڈنڈا بجا تھا۔ اور میری بیوی کے سر میں دو ڈنڈے۔

(عبدالصمد شفیق۔ حافظ آباد)

اُستاد (شاگرد سے) بتاؤ سورج ہم سے کتنی دور ہے۔

شاگرد۔ جتنا ہم اس سے دُور ہیں۔

(ادریس احمد۔ ربوہ)

امی (بیٹا) آج دودھ پھٹ گیا ہے کیا کریں؟

بیٹا۔ مگر ہمارے پاس سوئی ہے ہم سی لیں گے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

(نجمۃ النساء۔ کھاریاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ کہانیاں

میٹھے چاول

کتے کی چالاکی

میٹھے چاول

ایک دفعہ تین دوست مل کر کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں شام ہو گئی۔ انہوں نے جنگل ہی میں رات بسر کرنے کا ارادہ کر لیا۔ سب نے مل کر روٹی پکائی۔ کچھ میٹھے چاول بھی پکائے۔ چونکہ میٹھے چاول کم تھے اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو شخص کل صبح سب سے اچھی خواب سنائے گا یہ میٹھے چاول اسے دیدیئے جائیں گے۔

جب صبح ہوئی تو سب نے اپنی اپنی خوابیں بیان کرنی شروع کیں۔

پہلے نے کہا "میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں بیت اللہ کا حج کر رہا ہوں۔ میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی بھی اچھی زیارت کی۔ اس کے بعد میں روضۂ اطہر پر گیا۔ وہاں میں نے خوب دعائیں کیں اور پھر مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جب وہ خواب بیان کر چکا تو دوسروں نے کہا واہ سبحان اللہ! کتنی اچھی خواب ہے اب دوسرے نے اپنی خواب بیان کرنی شروع کی۔

اس نے کہا "میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں اکیلا کفار کے ایک بڑے لشکر سے لڑ رہا ہوں۔ میں نے بہت سے کافروں کو قتل کیا۔ آخر سب کافروں نے مل کر مجھے گرفتار کر کے قتل کر دیا ہے اور پھر میرے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

اس کے بعد پھر خدا تعالےٰ نے فرشتوں کے ذریعے میرے جسم کو جمع کرا کے دوبارہ زندہ کیا۔ اور مجھ سے کہا کہ میں تم سے بے حد راضی ہوں تم میرے رستے میں قتل ہوئے ہو جاؤ۔ میں نے تمہیں جنّت میں داخل کر دیا ہے۔ اس کے بعد فرشتے مجھے جنّت میں لے گئے وہاں ہزاروں خادم میرے منتظر تھے۔ اسکے بعد میں نے خدا تعالیٰ کی تجلّی دیکھی"!

جب وہ بھی اپنی خواب ختم کر چکا تو دوسروں نے کہا۔ چہ خوب است۔ یہ تو بہت ہی عمدہ خواب ہے۔ اب تیسرے کی باری تھی جو پہلوں کی خود ساختہ خوابیں سُن سُن کر دل میں مسکرا رہا تھا۔

تیسرے نے کہا "میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بہت بھاری بھر کم دیو میرے سینے پر آ بیٹھا ہے اسنے لمبے لمبے دانت نکال رکھے ہیں اور وہ مجھے کھانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہتا ہے۔ میں نے اس کے سامنے بہت التجائیں کیں۔ ہزاروں عجز و منتیں کیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے۔ آخر اس نے مجھے اس شرط پر چھوڑا کہ میں اٹھ کر سارے چاول کھا لوں۔ چنانچہ میں جلدی سے اٹھا اور سب چاول کھا گیا۔ جب میں چاول کھا چکا تو وہ دیو بھی چلا گیا"۔

دونوں جو ابھی تک خواب سُن رہے تھے انہوں نے تیسرے کو پکڑ لیا اور کہا کہ کم بخت تو اکیلا ہی سارے چاول کھا گیا۔

اگر تجھے اتنا ہی ڈر تھا تو ہمیں اٹھا لیا ہوتا۔

اُس نے کہا "بھئی تم میں سے ایک تو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ حج کے لئے گیا ہوا تھا اور دوسرا خدا کی راہ میں شہید ہو کر جنت میں پہنچ چکا تھا۔ آخر میں کسے بلاتا مجھے بھی تو اپنی جان پیاری تھی۔

(عاصم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

کُتّے کی چالاکی

ایک قصاب کی دوکان پر بہت بھیڑ رہا کرتی تھی ایک دن ایک کُتّا کاغذ کا ایک ٹکڑا منہ میں لئے قصاب کے پاس آیا اس نے کاغذ لے کر دیکھا تو وہ ایک رقعہ تھا جو کُتّے کے مالک نے بھیجا تھا اس میں لکھا تھا کہ کُتّے کو آدھ سیر گوشت دیدو۔ چونکہ کُتّے کا مالک قصاب کا پُرانا گاہک تھا اس لئے قصاب نے کُتّے کو آدھ سیر گوشت دیدیا اسی طرح کُتّا ہر روز کاغذ لاتا اور قصاب گاہکوں کی بھیڑ کی وجہ سے رقعہ پڑھے بغیر اسے آدھ سیر گوشت روزانہ دے دیتا۔ ایک ماہ کے بعد قصاب نے سارے مہینے کا بل کُتّے کے مالک کے آگے پیش کیا تو کُتّے کا مالک بل دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے کہا میں نے تو کُتّے کو صرف دو تین مرتبہ ہی گوشت لینے بھیجا تھا کیا یہ سارے مہینے کا گوشت لیتا رہا ہے۔

قصاب نے کہا "ہاں"

ابھی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اتنے میں کُتّا پھر کاغذ لے کر آیا۔ قصاب نے کہا دیکھو آج پھر کاغذ لے آیا ہے۔

کُتّے کے مالک نے قصاب سے کاغذ لے کر دیکھا تو وہ کورا تھا۔ قصاب نے مہینے بھر کے کاغذ دیکھے وہ بھی تین کے سوا سب کے سب خالی تھے۔ اب تو قصاب اپنی بھول پر بہت پچھتایا۔ چالاک کُتّا اتنے اتنے دن تک مفت گوشت لے جاتا رہا اور کھاتا رہا۔

(ناصر احمد صدیقی ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ)

خط و کتابت

کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ آپ کی ہدائت کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باکسنگ

عبدالحی خان کیڈٹ کالج حسن ابدال

نوٹ:- مندرجہ ذیل مضمون "ریڈیو پاکستان لاہور سٹیشن" سے مورخہ ۹ اکتوبر کو نشر ہو چکا ہے:

عزیز بچو! باکسنگ کے کھیل سے تو اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ حالانکہ یہ ایک سلجھا ہوا بہادرانہ اور ہمت والا کھیل ہے۔ باکسنگ کا کھیل آجکل دنیا میں ایک ممتاز حیثیت کا حامل ہے اور بحیثیت ایک کھیل کے لوگ اس میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کے دلچسپ فوائد سے روشناس کروانے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس کی تاریخ کے متعلق مختصر طور پر کچھ بتا دوں۔

سب سے پہلے باکسنگ کو بحیثیت ایک کھیل کے قدیم اور پُرعظیم روم اور یونان کے اکھاڑوں میں دیکھا گیا۔ اس زمانے میں باکسنگ آجکل کی طرح اتنا سلجھا ہوا کھیل نہ تھا۔ بلکہ نہایت ہی وحشیانہ انداز میں کھیلا جاتا تھا۔ موجودہ زمانے میں تو باکسنگ چمڑے کے دستانے پہن کر کھیلی جاتی ہے لیکن پُرانے زمانے میں چمڑے کے دستانوں کی بجائے فولاد کے دستانے استعمال کئے جاتے تھے۔ اُس زمانے میں آجکل کی طرح قوانین و قواعد مقرر نہ تھے۔ یوں کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ان وحشیوں میں کھلاڑیوں جیسی روح نہ تھی۔

اس زمانے کے بادشاہ۔ امراء۔ وزراء اور علماء عجیب طبیعت کے واقع ہوئے تھے۔ ان کو انسانوں کی لڑائی میں اتنا ہی لطف آتا تھا جتنا کہ آجکل کے انسانوں کو سرکس دیکھنے میں۔ دو آدمی لوہے کے دستانے پہنے ہوئے اکھاڑے میں دھکیل دئے جاتے تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آتے۔ ایک دوسرے کو کڑی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔ آپس میں گتھ جاتے اور بڑے بے رحم و خونخوار طریق پر ایک دوسرے کو مارتے۔ ایک جم غفیر اس خونخوار منظر کو دیکھتا۔ اپنے نعروں سے ان کا جوش بڑھاتا اور خوش ہوتا۔ آپس میں شرطیں لگتیں اور خوب ڈھول باجے بجتے۔

بچو! اس زمانے میں کسی باکسر کی شکست کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی قوم کی شکست محمول کیا جاتا تھا اس لئے وہ اپنی موت کو قوم کی شکست پر ترجیح دیتے ہوئے لڑائی میں مشغول رہتے۔ اس طرح پر لڑائی کا خاتمہ دونوں میں سے کسی ایک باکسر کی موت پر ہوتا تھا۔

زمانے نے کروٹ بدلی اور تہذیب آخر کی طرف گامزن ہوا تو انسان نے اس کھیل کے طریق کو بدل کر رکھ دیا تاکہ مہذب انسان اس کھیل کو دیکھتے اور کھیلتے ہوئے نہ گھبرائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے باکسنگ کو بحیثیت ایک کھیل کے ۱۹۰۴ء میں عالمی مقابلے میں شامل کیا گیا یہ عالمی مقابلے سینٹ لوئیس امریکہ میں منعقد ہوئے۔ اس میں سات مختلف وزنوں کے تحت مقابلے ہوئے جن میں امریکہ نے ساتوں کے ساتوں انعامات جیت لئے اسی طرح وہ باکسنگ کی تاریخ میں سب سے پہلا چیمپئن ملک قرار پایا۔

۱۹۱۲ء میں سویڈن میں جو عالمی کھیلیں منعقد ہوئیں۔ ان میں وہاں کے منتظمین نے باکسنگ کو وحشیانہ کھیل قرار دیتے ہوئے اپنے پروگرام سے خارج کر دیا لیکن چونکہ یہ ایک دلیرانہ اور بہادرانہ کھیل ہے اسلئے یہ ختم نہ ہو سکا اور اس کے بعد جتنی بھی عالمی کھیلیں منعقد ہوئیں۔ باکسنگ کا کھیل ان کے پروگرام کا ایک اہم جزو بنا رہا +

(باقی آئندہ)

سورج رات کو کہاں جاتا ہے؟

سورج رات کو بھی وہیں ہوتا ہے جہاں وہ دن کو ہوتا ہے لیکن ہماری زمین کا وہ حصہ جہاں ہم رہتے ہیں گردش کرتے کرتے سورج کی طرف سے ہٹ جاتا ہے۔ لہٰذا سورج ہمیں نظر نہیں آتا۔

ہماری زمین چوبیس گھنٹے گردش کرتی رہتی ہے کبھی ہماری زمین سورج کے سامنے آجاتی ہے تو سورج کی روشنی سے وہ حصہ روشن ہو جاتا ہے۔ اور ہم اس کو دن کہتے ہیں۔ جب ہماری زمین کا وہ حصہ جہاں ہم رہتے ہیں۔ سورج کی روشنی سے پوشیدہ ہو جاتا ہے تو اس حصے میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اس اندھیرے کو ہم رات کہتے ہیں۔ دن۔ رات۔ اندھیرا اور اجالا ہماری زمین کی گردش کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہماری زمین بارہ گھنٹے سورج کے سامنے رہتی ہے اس لئے ہمارا دن بھی اتنا ہی ہوتا ہے جتنا عرصہ سورج ہماری زمین کو روشن رکھتا ہے بالکل اسی طرح ہماری زمین کا وہ حصہ جہاں ہم رہتے ہیں بارہ گھنٹے تک سورج کی روشنی سے محروم رہتا ہے اس لئے ہمارے زمین پر بارہ گھنٹے رات رہتی ہے۔

قطب شمالی میں چھ ماہ کی رات اور چھ ماہ کا دن ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ زمین کا یہ حصہ چھ ماہ تک سورج کے سامنے رہتا ہے اور چھ ماہ سورج کی روشنی سے پوشیدہ رہتا ہے + (ایم۔ اے۔ عابد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کے عجیب و غریب پھول

شفیق احمد شاہد - ربوہ

دُنیا کے سب سے پُرانے درخت ... وہ صنوبر ہیں جو امریکہ کے مغربی ساحل پر سیرانوادا کے پہاڑوں پر ملتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی عمر تین ہزار سال خیال کی جاتی ہے۔ اکثر درختوں کی اونچائی تین سو فٹ کے قریب ہے یعنی جتنی بیس منزلہ عمارت کی ہوتی ہے۔ جڑ کے قریب ان کا گھیرا سو فٹ کے قریب ہوتا ہے۔ سب سے بڑے درخت کے تنے کا وزن ہزار ٹن سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ ان دیو قامت درختوں کے بیج اتنے چھوٹے ہیں کہ سات ہزار بیجوں کا وزن صرف ایک اونس ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ درخت نہ کسی بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور نہ بڑھاپا ہی انہیں ستاتا ہے۔ اگر انہیں کسی چیز سے نقصان پہنچ سکتا ہے تو وہ آسمانی بجلی ہے۔ پھولوں میں سب سے چمکدار پھول "اورکڈ" ہے۔ یہ پھول خود رو ہے اور استوا سے دائرہ قطب شمالی تک پایا جاتا ہے۔ اس پھول کی بعض قسمیں جانوروں سے مشابہ ہوتی ہیں۔ ان کی شکل اور رنگت شہد کی مکھیوں، تتلیوں، مینڈکوں، چھپکلیوں اور مکڑیوں سے ملتی جلتی ہے۔ دنیا کا سب سے چھوٹا پھول ایک قسم کی کائی پر کھلتا ہے جسے "ڈک ویڈ" کہتے ہیں یہ پھول ایک پن کے سر سے بڑا نہیں ہوتا۔ پودوں کی ایک قسم "آرُم" کہلاتی ہے جو مشرقی ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ اس پر دنیا کا سب سے بڑا پھول اُگتا ہے۔ اس پھول کی اونچائی شروع میں آدمی کے قد کے برابر ہوتی ہے۔ پنکھڑیاں اس کے چاروں طرف غلاف کی شکل میں لپٹی ہوتی ہیں۔ اور وہ وہ بڑھتے بڑھتے پندرہ فٹ کی بلندی حاصل کر لیتا ہے۔ برازیل میں ایک قسم کی ایک سوسن کھلتی ہے جس کی پتیوں کا قطر چھ فٹ کے قریب ہے۔ لوگ ان پر بیٹھ کر کشتیوں کا کام لیتے ہیں۔ یہ پتیاں ڈیڑھ سو پونڈ تک کے رول کا وزن سہار لیتی ہیں۔ دلدل میں ایک چھوٹا سا پودا اُگتا ہے جس کی پتیوں پر نمی کے قطرے جھلکتے ہیں۔ اسے "سن ڈیو" کہتے ہیں۔ اس کی پتیاں قدرے سرخ ہوتی ہیں وہ انہیں زمین پر پھیلا دیتا ہے۔ پتیوں پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں جن کے سروں پر گوند جیسا چپکدار مادہ لگا ہوتا ہے۔ جب کوئی کیڑا رینگتا ہے یا قریب سے گزرتا ہے تو وہ گوند پر چپک کر رہ جاتا

(باقی صفحہ ۳۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے احمدیت کی خبریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ماہِ اگست میں حضور پُرنور کو پہلے تو نزلہ اور معمولی بخار کی شکایت رہی۔ پھر کھانسی کی تکلیف ہوگئی جو سارا مہینہ جاری رہی۔ بعض اوقات ضعف ہو جاتا رہا۔ کراچی کے دو مشہور ڈاکٹر فضل الرشید صاحب اور ذکی حسن صاحب نے یکے بعد دیگرے حضور کا معائنہ کیا۔ اور علاج تجویز کئے۔ اُن کی رائے میں طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دورانِ ماہ ۱۸۹ احبابِ جماعت کو شرفِ زیارت بخشا۔ بچوں کو چاہیئے کہ اپنے محسن آقا کی شفایابی کے لئے شافی خدا کے حضور دعائیں جاری رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کے حکم کی منسوخی

بچے یہ سُنکر بہت خوش ہوں گے کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کا حکم واپس لے لیا ہے۔ الحمدللہ۔ اس سلسلے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مؤرخہ ۲۸۔ جولائی کو محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ کی قیادت میں دس عہدیداران جماعت کا ایک نمائندہ وفد ملک امیر محمد خان صاحب گورنر مغربی پاکستان سے ملا اور ان کی خدمت میں کتاب کی ضبطی کے حکم کے خلاف ۶۰ صفحات پر مشتمل ایک تفصیلی محضر پیش کیا۔ اور زبانی طور پر تفصیل کے ساتھ اس امر پہ روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا مامور مانتی ہے اور آپ کا کلام ہمارے نزدیک ایک مقدس بنیادی لٹریچر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور آپؑ نے اپنی تصنیفات میں جو کچھ بھی تحریر فرمایا ہے محض اسلام کے مفاد کی خاطر ہے۔ اس لئے اس سے کسی کی دلآزاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نیز اس قسم کی بنیادی کتب کو ضبط کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینِ پاکستان اور مذہبی آزادی کے منافی ہے۔ اسلئے اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو براہ کرم واپس لیا جائے۔ وفد کی معروضات سُننے کے بعد محترم گورنر صاحب موصوف کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں درج شدہ ایک کشف کے حاشیہ میں نشان دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دوسری تصنیف "براہین احمدیہ" میں درج شدہ تفصیل کے ساتھ یہی کشف کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کے ساتھ شائع کیا جایا کرے محترم گورنر صاحب نے اس کتاب کے ساتھ اس کتاب کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمادی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

۔ اطفال الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ یک روزہ اجتماع مورخہ ۲۶ جولائی ۶۴ء کو احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا افتتاح صبح نو بجے مکرم ملک الطاف الرحمٰن صاحب مربی اطفال نے کیا۔ دورانِ اجتماع تلاوتِ قرآن کریم، نظم خوانی، تقاریر، حفظ قرآن کریم، ادعیۃ زبانی، الہامات زبانی، احادیث زبانی، دینی معلومات زبانی اور تحریری اور بیت بازی کے مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں اطفال نے خاصی تعداد میں حصہ لیا۔ بعد نماز عصر مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے اطفال کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے انعامات تقسیم فرمائے اور اطفال کو اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اطفال الاحمدیہ کو اپنے آپ کو معمولی بچوں کی طرح نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ بڑوں کی طرح احمدی بچے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد یعنی ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کو پورا کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بچوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بڑے آدمیوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ بچپن ہی سے بڑے بننے کی آرزو رکھتے تھے اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے تھے۔ ہمارے سامنے حضرت علیؓ کی مثال ہے کہ جنہوں نے دس گیارہ برس کی عمر میں سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کا عہد کیا۔ اور پوری زندگی اسی کام کی انجام دہی میں صرف کردی۔ اس اجتماع میں ۲۱۳ اطفال نے شرکت کی۔

۔ ملائیشیا میں مبلّغینِ اسلام کی سرگرمیاں

ملائیشیا کی تازہ تبلیغی رپورٹ ۔۔۔۔۔۔ سے معلوم ہوا ہے کہ سنگاپور کی سب پبلک لائبریریوں کے علاوہ چھ مختلف کالجوں اور سینکڑوں سکولوں کی لائبریریوں میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ، لائف آف محمدؐ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی) ٹیچنگ آف اسلام ۔۔۔۔۔ اور دیگر ضروری کتب رکھوائی گئیں۔ سنگاپور میں آنے والے بلجیم کے بادشاہ اور ان کے والد کو تبلیغ کی گئی اور قرآن کریم انگریزی پیش کیا گیا۔ اسی طرح سیکم کے فرمانروا شاہ بالڈین تھانڈن اور کمبودیا کے ہیڈ آف دی سٹیٹ ہز ہائی نس پرنس سیہانوک کو بھی قبولِ اسلام کی دعوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی گئی۔ نیز دونوں کو قرآن کریم انگریزی، لائف آف محمدؐ اور ٹیچنگ آف اسلام جیسی اہم کتب بھی پیش کی گئیں۔ سنگاپور کے سٹر میڈیکل آفیسروں کو اپنا لٹریچر بھجوایا گیا۔ فلسطین کے مشہور مفتی اعظم الحاج امین الحسینی ۔۔۔۔ سنگاپور تشریف لائے تو انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی سے روشناس کیا گیا۔ نیز حضور کی عربی کتب کا سیٹ بھی ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

ملایا کی ایک بڑی اہم سیاسی پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر بہاء الدین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی لنڈن سنگاپور آنے پر ہمارے مشن میں بھی آئے۔ آتے ہی کہنے لگے کہ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں لیکن آپ کے خلیفہ کی طرف سے شائع شدہ انگریزی تفسیر القرآن کی پہلی دو جلدیں میں نے خرید کر پڑھی ہوں جو مجھے بہت ہی پسند ہیں۔

فروری کے آخر میں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور سیرالیون کے نائب وزیر اعظم آنریبل مصطفے اسنوسی اور ان کے سیکرٹری کوالالمپور احمدیہ مشن میں تشریف لائے۔ نماز جمعہ محترم چوہدری صاحب نے پڑھائی جس میں مکرم مصطفے اسنوسی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نو احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

ٹوگو (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ہمارے مبلغ انچارج صاحب نے انفرادی طور پر ڈیڑھ صد سے زائد افراد ۔۔۔۔ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق پائی۔ جن میں حکومت ٹوگو کے نائب صدر اور متعدد وزراء اور دیگر حکومتوں کے سفراء بھی شامل ہیں۔ نیز چھ مختلف سرکاری تقریبات میں شامل ہو کر مختلف ارباب حکومت سے تعلقات پیدا کئے اور انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا اور تبلیغی لٹریچر دیا۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ریڈیو پر تقریر کی۔ زائرین میں سے خاص طور پر قابل ذکر سابقہ حکومت ٹوگو کے وزیر زراعت، موجودہ صدر حکومت کے چیف آف پروٹوکول، وزارت اطلاعات کے جنرل ڈائریکٹر، قومی اسمبلی کے نائب صدر، حکومت ٹوگو کے فرانسیسی مالی مشیر، فنانس اور پلاننگ کے نائب ڈائریکٹر وغیرہ ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ڈیڑھ ہزار میل کا تبلیغی سفر کر کے مختلف سرکردہ شخصیات جنہیں اور ان کے عملہ کے افراد سے ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے گیارہ افراد کو حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان میں خاص طور پر قابل ذکر سابقہ وزیر زراعت حکومت ٹوگو مسٹر نمورد کراموتو ہیں۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی

مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکن مشن مقیم واشنگٹن کی تازہ سہ ماہی تبلیغی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ واشنگٹن کی چند یونیورسٹیوں میں گئے جن میں امریکن یونیورسٹی اور جارج ٹاؤن یونیورسٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی شامل ہیں۔ ان اداروں میں طلباء کو فرداً فرداً مل کر لٹریچر دیا۔ انڈیانا یونیورسٹی کے ۴ طلباء کو بھی لٹریچر مہیا کیا گیا۔ ان طلباء میں امریکی، غیر امریکی اور مسلمان ملکوں سے آئے ہوئے بعض طلباء شامل ہیں واشنگٹن میں دو بڑے کتب فروشوں کے پاس سلسلے کا لٹریچر رکھا ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ عوام کی نظروں میں آ رہا ہے۔

مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی نے ڈیٹن کی مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے منعقدہ ایک تبلیغی جلسہ میں شرکت کی اور لیکچر دیا۔ یہ لیکچر بہت سے غیر مسلموں نے بھی سنا۔ انہوں نے پٹس برگ کے مشن ہاؤس میں ۵۰ طلباء کے ایک گروپ کے سامنے بھی اسلام اور احمدیت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اس گروپ کے بعد ۵۰ طلباء پر مشتمل ایک اور گروپ اپنے استادوں کے ساتھ مشن ہاؤس میں آیا جس کے سامنے مکرم خان صاحب نے پھر لیکچر دیا اور طلباء کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ عیدالاضحی کے موقع پر پٹس برگ کی جماعت کی طرف سے ایک عشائیہ دیا گیا جس میں کئی غیر مسلموں نے بھی شرکت کی۔

مکرم میجر عبدالحمید صاحب انچارج حلقہ ڈیٹن نے مشن کے چند ایک دوسرے ممبران کے ساتھ مل کر لوگوں کے گھروں میں جا کر اور سڑکوں پر کل ۶۵۰ کے قریب تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے۔ مکرم میجر صاحب نے ڈیٹن کے ایک چرچ میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ ایک پادری صاحب ڈیٹن مشن ہاؤس میں مبلغ انچارج صاحب سے ملاقات کے لئے آئے، جن سے لمبا عرصہ تک گفتگو ہوتی۔ طلباء پر مشتمل ۸ افراد کا ایک گروپ ڈیٹن مشن ہاؤس میں آیا ان کے سامنے مکرم میجر صاحب نے اسلام اور عیسائیت کے متعلق تقریر کی۔ ڈیٹن کے ایک روزنامہ اخبار "ڈیٹن ڈیلی نیوز" کے ایڈیٹر کو دو خطوط لکھے گئے جن میں سے ایک اخبار میں چھپا۔ ڈیٹن کی مسجد کی تکمیل کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ

تقریبِ اعزاز

مورخہ ۷ اگست کو مشرقی افریقہ کے دو مبلغین اسلام مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر ہر دو مجاہدینِ اسلام کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ ماہ جولائی میں مشرقی افریقہ کے ایک اور مبلغ مکرم مولوی محمد منور صاحب اور مغربی افریقہ کے دو مبلغین مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مندرجہ بالا پانچوں مبلغینِ کرام کے اعزاز میں مورخہ ۱۱ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ادا فرمائے۔ پہلے مجلس مقامی کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے بعد مبلغین کرام نے مختصر جوابی تقاریر میں اختصار کے ساتھ تبلیغی حالات بیان فرمائے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں انصارِ دین کے اوصاف کو وضاحت سے پیش کیا۔ نیز خدام کو خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی +

مختلف ممالک کے سکے

نام ملک	سکہ	نام ملک	سکہ
امریکہ	ڈالر	مالٹا	پونڈ
فرانس	فرانک	ملایا	ڈالر
برما	قیاط	انڈونیشیا	روپیہ
عراق	دینار	ہالینڈ	گلڈر
آسٹریا	شلنگ	ہندوستان	روپیہ
چین	یوان	زنجبار	شلنگ
ناروے	کرون	پیرو	سول
سویڈن	کرونا	سیام	ببت
جرمنی	مارک	روس	روبل
پاکستان	روپیہ		

(محمد شفیق دہم اے۔ ربوہ)

دنیا کے عجیب و غریب پھول

(بقیہ صفحہ ۳۲)

ہے۔ اس کے بعد سارے بال اچھی طرح جکڑ لیتے ہیں اور پودا اپنے تیزابی رس کی مدد سے کیڑے کو ہضم کر لیتا ہے اسی طرح کیرولینا میں ایک ایسا پودا اگتا ہے جو مکھیوں کا شکار کرتا ہے۔ مکھی بیٹھتے ہی پودے کے دونوں حصے آپس میں جڑ جاتے ہیں اور پودا اس شکار کو اپنی غذا بنا لیتا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

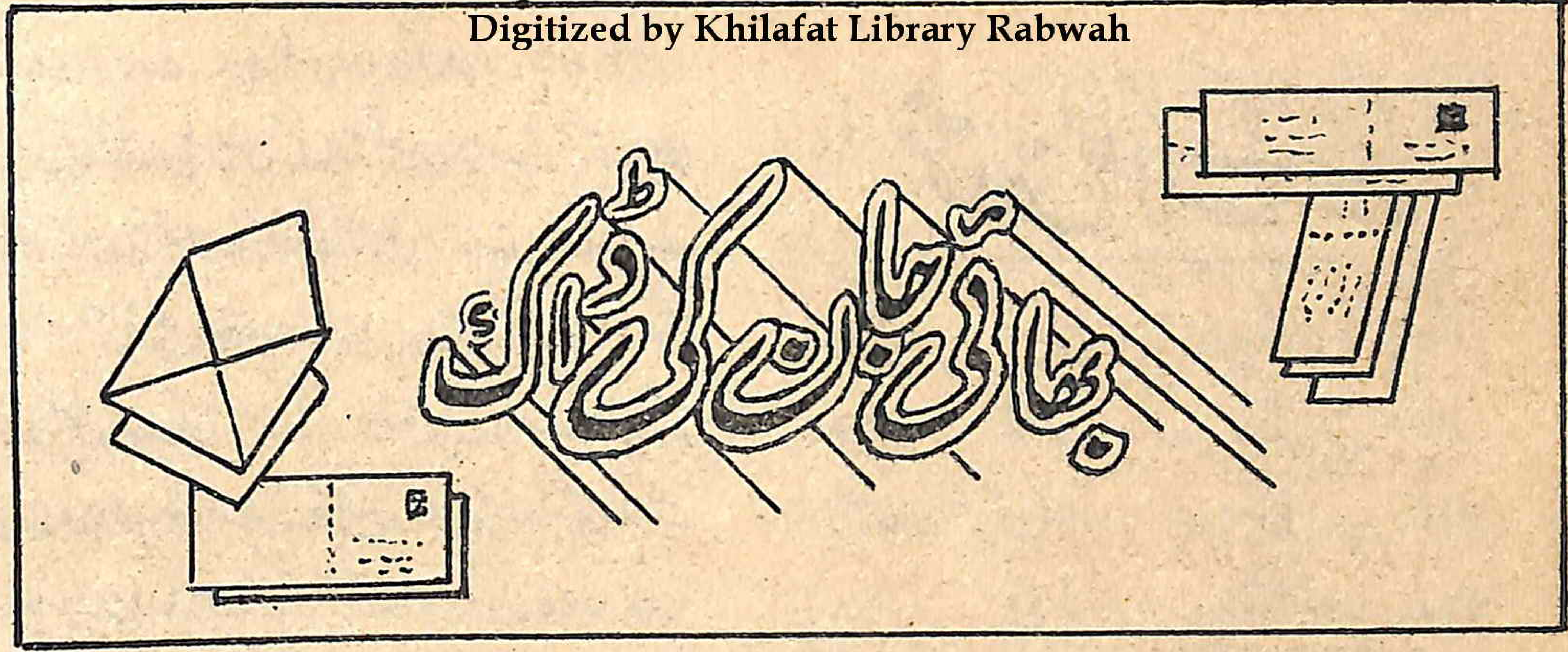

اظہارِ خوشنودی

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ماہِ اگست کا تشحیذ الاذہان ملا۔ جب تک سارا رسالہ نہ پڑھ لیا دل کو سکون حاصل نہ ہوا۔ یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ پیارے تشحیذ الاذہان کے صفحات میں عنقریب زیادتی کی توقع ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا رسالہ جلد از جلد ترقی کرتا چلا جائے آمین۔

"رسالہ" میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایمان افروز واقعہ" اور ——— "پاکستان تو ہے ہمارا مان" نظمیں بہت پسند آئیں۔ کہانیاں "تین سو روپے"۔ "چور پکڑے گئے" اور "رحم کا صلہ" بھی بہت اچھی تھیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس مرتبہ بھی کوئی نقل کیا ہوا لطیفہ درج نہیں تھا۔

(داؤد احمد طاہر)

ناصرات الاحمدیہ

مکرم بھائی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اگست کا تشحیذ الاذہان ملا۔ اس کا ایک ایک صفحہ پسند آیا لیکن ایک بات ہے کہ آپ اطفال الاحمدیہ کے امتحانات کے کورس وغیرہ تو رسالہ میں شائع کرتے رہتے ہیں لیکن ناصرات الاحمدیہ کے اعلانات شائع نہیں کرتے حالانکہ اس رسالہ کو ناصرات اطفال کی نسبت کم شوق سے نہیں پڑھتیں۔ امید ہے کہ میری تجویز ضرور زیرِ غور لائی جائے گی۔

(عصمت رخسانہ۔ چک منگلا)

(حسبِ گنجائش ہم ناصرات کے اعلان بھی شائع کرنے کو تیار ہیں۔ ادارہ)

مبارکباد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

تشحیذ الاذہان کا گزشتہ شمارہ ملا بہت پسند آیا۔ مضامین، کہانیاں اور لطیفے سب ہی نہایت دلچسپ تھے۔ لیکن مضامین "میں موسم گرما کی تعطیلات کیسے گزار رہا ہوں"۔ اور "تین سو روپے" تو بہت ہی پسند آئے۔ میں ان دونوں مضامین کے لکھنے والوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(سید منیر احمد۔ اوچ شریف)

مثالی رسالہ

مکرمی جناب بھائی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ابھی ابھی پیارا تشحیذ ملا۔ اس وقت تک دل کو چین نہیں آیا جب تک کہ سارا ہی رسالہ نہ پڑھ لیا۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے تشحیذ کو ایسا مثالی رسالہ بنا دیا ہے کہ دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(خاکسار عبدالکریم غیور۔ شاہ کوٹ)

قلمی دوستی

مکرمی!

رسالہ تشحیذ الاذہان میں قلمی دوستی کا سلسلہ جاری ہے۔ اپنے خیالات اور نظریات دوسروں پر ظاہر کرنے کا یہ ایک بہت ہی مفید ذریعہ ہے اسے صرف اپنے ملک تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ بیرون پاکستان بھی قلمی دوستی جاری کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ہم اسلام، احمدیت اور اپنے ملک کی بہتر رنگ میں خدمت بجا لا سکتے ہیں۔

(محمد وسیم مبشر کاہلوں۔ ربوہ)

اظہار مسرت

پیارے بھائی جان!

سلام مسنون!!

پیارا تشحیذ جونہی ایک ماہ کے انتظار کے بعد ملتا ہے تو اسی وقت پڑھنے بیٹھ جاتی ہوں اور اس وقت تک دم نہیں لیتی جب تک کہ پورا رسالہ پڑھ نہیں لیتی۔

بھائی جان! میں یہ اظہار مسرت کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ تشحیذ کا ہر پرچہ جو شائع ہوتا ہے ایک نئی شان کا حامل ہوتا ہے۔ آپ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔

(امۃ المجید منیرہ دارالرحمن غربی ربوہ)

تشحیذ کی توسیع اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ — سوال و جواب

ارشد انور رؤفی۔ سیالکوٹ

س۔ بندوق سے شکار کرتے وقت اگر تکبیر کہنی بھول جائیں تو کیا شکار حلال ہوگا؟

ج۔ جی ہاں حلال ہوتا ہے۔ بھولنے والے انسان کو چاہیئے کہ تکبیر بعد میں پڑھ لے۔

س۔ کیا نماز عشاء سو کر اُٹھنے کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے؟

ج۔ رات کے دوران پڑھی تو جا سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ سونے سے پہلے نماز عشاء باجماعت پڑھ لی جائے۔

عصمت رخسانہ۔ چک منگلا

س۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی صاحبزادی کا کیا نام تھا؟

ج۔ آپ کی سب سے پہلی صاحبزادی عصمت بیگم تھیں، جو صرف پانچ برس کے قریب زندہ رہیں۔

س۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف کونسی ہے؟

ج۔ آپ کی سب سے پہلی مستقل تصنیف براہین احمدیہ ہے۔

محمد انور شاد۔ لائل پور

س۔ ربوہ کے لفظی معنی کیا ہیں؟

ج۔ ربوہ کے لفظی معنی اونچی جگہ کے ہیں۔

طاہر نسیم احمد۔ کراچی ۱۹

س۔ ظہور مہدی کی کیا علامات ہیں؟

ج۔ احادیث میں ظہور مہدی کی علامات تو بہت سی ملتی ہیں۔ ان سب کو اگر یکجا طور پر دیکھا جائے تو زمانہ کے تعین میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ ایک علامت یہ تھی کہ ایک ہی ماہِ رمضان میں چاند کو پہلی اور سورج کو درمیانی تاریخوں کو گرہن لگے گا۔ اور یہ پیشگوئی ۱۸۹۴ء میں پوری ہو چکی ہے۔

س۔ سب سے اچھی نیکی کونسی ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج ۔ سب سے اچھی وہ نیکی ہوتی ہے کہ جس کے بجالانے میں دل سب سے زیادہ خوشی محسوس کرے۔

چوہدری شوکت امین ۔ کراچی ۱۹

س ۔ قرآن مجید میں امتی نبوت کا کہاں ذکر ہے؟

ج ۔ سورۂ نساء کی آیت ۶۹ میں اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ سے بشرطِ اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسولؐ امتی نبوت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

س ۔ گناہوں سے بچنے کا کیا طریق ہے؟

ج ۔ گناہوں سے بچنے کا طریق پختہ عزم اور خدا تعالیٰ سے دردبھری دعا ہے۔

غلام سرور ۔ کراچی ۱۹

س ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کا ختمِ نبوت کے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

ج ۔ آپ کا عقیدہ تھا کہ ختمِ نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب کوئی نبی نئی شریعت کے ساتھ مبعوث نہیں ہو سکتا۔ اور سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

س ۔ سب سے اچھا مشغلہ کونسا ہے؟

ج ۔ سب سے اچھا مشغلہ وہ ہے جو سب سے زیادہ مفید اور قرآنی تعلیم کے مطابق ہو۔

غلام مصطفےٰ محسن ۔ چک ۳۴۲؍ گ ب

س ۔ کیا قرآن شریف کے اندر مکمل درود شریف درج ہے؟

ج ۔ قرآن شریف میں تو مکمل درود شریف درج نہیں البتہ حدیث قدسی (وہ حدیث کہ جو وحی الٰہی ہو) میں مذکور ہے۔

معین الدین حمید ۔ سیالکوٹ

س ۔ اس وقت ہمارے کتنے مبلغین بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں؟

ج ۔ اس وقت پاکستان اور بھارت کے علاوہ دیگر ممالک میں ہمارے ۲۲۵ باقاعدہ مبلغین خدمتِ اسلام بجا لا رہے ہیں۔

س ۔ "تشحیذ الاذہان" کے پہلے ایڈیٹر کون تھے؟

ج ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (خلیفہ بننے سے پہلے) رسالہ تشحیذ الاذہان کے پہلے ایڈیٹر تھے۔

داؤد احمد طاہر ۔ ربوہ

س ۔ رسالہ "تشحیذ الاذہان" اپنے پہلے دور میں کب جاری ہوا تھا؟

ج ۔ رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا پہلے دور میں یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو اجراء ہوا تھا۔

س ۔ بھائی جان! کیا آپ "تشحیذ الاذہان" میں اطفال الاحمدیہ کا پروگرام شائع کریں گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج - اطفال الاحمدیہ کے پروگرام سے آپ کی کیا مراد ہے؟ ان کے پروگرام تو تشحیذ میں مہتمم صاحب اطفال کی طرف سے شائع ہوتے ہی رہتے ہیں۔

طارق سلیم احمد ۔ کراچی ۱۹

س۔ کیا روس میں ہمارا کوئی مبلّغ ہے؟

ج اس وقت روس میں ہمارا کوئی باقاعدہ مبلّغ نہیں ہے۔

ناصر جمال ۔ منٹگمری

س - کونسی چیز رعب کو ضائع کر دیتی ہے؟

ج - بے جا ہنسی رعب کو ضائع کر دیتی ہے۔

این ۔ اے ۔ عابد ۔ ربوہ

س۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی انگریزی الہام لکھئے؟

ج۔ "I am with you."

(تذکرہ ص ۶۴)

س۔ قبولیتِ دعا کا کونسا موقعہ ہوتا ہے؟

ج - دعا کرنے والے کی روح جب آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہنے لگتی ہے تو قبولیتِ دعا کا بہترین موقع میسر آتا ہے۔

س۔ جنگِ مقدس سے کیا مراد ہے؟

ج - سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور پادری عبداللہ آتھم کے درمیان ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر ایک مباحثہ ہوا تھا جو جنگِ مقدس کے نام سے مشہور ہے۔

طاہر نسیم احمد کراچی ۱۹

س۔ سب سے اچھی نیکی کونسی ہے؟

ج - سب سے اچھی وہ نیکی ہوتی ہے کہ جس کے بجا لانے میں دل سب سے زیادہ خوشی محسوس کرے۔

گونگی پہیلیاں

- کسی چیز پر کھٹ سے ہاتھ مارو اور انگلیوں کو ہاتھ سے مل ڈالو۔
- ہاتھ سے بلانے کا اشارہ کرو اور چار انگلیاں دکھاؤ۔
- دو انگلیاں دکھا کر کان پر ہاتھ رکھو۔
- پہلے دو انگلیاں دکھاؤ اور پھر سات انگلیاں۔
- ہاتھ سے جانے کا اشارہ کرو اور پھر دل پر ہاتھ رکھ لو۔
- ایک پھول دکھا کر اپنے جسم کی طرف اشارہ کرو۔
- پہلے پھول دکھاؤ اور پھر پانی کی طرف اشارہ کرو۔

جوابات: (۱) کھٹمل (۲) آچار (۳) دوکان (۴) دوست (۵) جامن (۶) گلبدن (۷) گلاب

(محمد شفیق دہم اے ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ

مبارک احمد خالد۔ دارالنصر ربوہ

(اطفال کے اجتماع کے بارہ میں جملہ معلومات اس مضمون سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا اجتماع ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مسجد نور قادیان میں ہوا تھا۔ امسال سالانہ اجتماع ربوہ میں ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی ہوگا جو خدام الاحمدیہ کا ایک شعبہ ہے۔

اجتماع کا مقصد

• حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں:۔

"اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں"۔

(تقریر سالانہ اجتماع ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

ہمارا اجتماع ایک تربیتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے جس میں ہم اپنے گزشتہ کام کا جائزہ لے کر آئندہ ترقی کے پروگرام کو مرتب کرتے ہیں۔ یہ کام انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے ہوتا چاہیئے تا افراد اور نظام دونوں مل کر اپنی ترقی کی منازل کو جلد از جلد طے کر سکیں۔ اور جماعت میں محبت اور یگانگت کا دور دورہ ہو اور ہمارے اندر نئی روح اور نئی تبدیلی پیدا ہو۔

اجتماع کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع میں شمولیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

"پس میں اُن خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض اُن میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا"۔

(تقریر فرمودہ ۴۔ فروری ۱۹۴۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اجتماع کی اہمیت کا اندازہ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا لگانا چاہیئے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو اس بابرکت اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور آج سے ہی اس مبارک اجتماع کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

اجتماع کی تیاری

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال ہمارا اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ اگر ہم اس کی تیاری ابھی سے کریں تو اجتماع میں شامل ہو کر نمایاں رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ مندرجہ ذیل امور پروگرام کی تیاری کی غرض سے درج ہیں۔ قائدین مجالس۔ ناظمین اور مربیان ابھی سے ہی ان کے مطابق تیاری کروائیں۔

سامان

ہر طفل اپنے ساتھ موسم کے مناسب حال اپنا بستر ساتھ لائے اور کھانے کے لئے اپنے ساتھ گلاس اور ایک پلیٹ بھی لائے اور ورزشی مقابلہ جات میں اگر اس نے حصہ لینا ہے تو نیکر اور بنیان بھی ساتھ لائے۔ نیز وہ اپنے ساتھ قلم یا پنسل اور کاغذ یا کاپی بھی لائے۔ بہتر ہوگا کہ ہر ناظم صاحب ہر ۱۰ اطفال کی تعداد پر ایک بالٹی ہمراہ لائیں۔

دو نئے مقابلے

علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ امسال دو نئے مقابلے بھی ہوں گے:-

ا- تربیتی چارٹس (قطعات) بچوں کی تربیت سے متعلق امور کو خوبصورت عبارتوں اور نقشوں میں پیش کیا جائے۔ یہ کپڑے اور کاغذ یا کسی اور موزوں چیز پر بنائے جاسکیں گے بہترین چارٹ بنانے والے طفل کو انعام دیا جائیگا۔

ب- نغمۂ اطفال - اطفال الاحمدیہ کی اہمیت مقاصد اور پروگرام پر مشتمل ہونا چاہیئے پیش کرنے والی مجلس کی ٹیم ہی مل کر اُسے اجتماع میں پڑھے گی۔ ہر دو مقابلوں میں اوّل دوم آنیوالی مجالس کو شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے انعامات دئیے جائیں گے۔

علمی مقابلے

امسال مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات ہوں گے تلاوت وحفظ قرآن کریم ونماز۔ نظم خوانی (زبانی) مقابلہ اشعار۔ تقریر۔ پیغام رسانی۔ ذہانت اور عام دینی معلومات کا پرچہ اور تحریری مقابلہ۔ امسال علمی مقابلہ جات بھی ٹیم وار ہوں گے۔ پانچ اطفال کی ٹیم ہونی چاہیئے جو اپنا پروگرام دس منٹ کا بنائے جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ تقریر یا مکالمہ ہوگا۔ اس کے موضوع یہ ہیں:-

۱- اطفال الاحمدیہ کی اہمیت اور پروگرام۔
۲- "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔
۳- اسلامی اخلاق۔
۴- صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۵- میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

مقابلہ اشعار کے لئے بھی پانچ اطفال کی ٹیم ہوگی جو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے منظوم کلام (درثمین - کلام محمود) سے اشعار پڑھے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح پیغام رسانی کے مقابلہ میں اطفال ایک ٹیم بنائیں گے۔ اُن کا ایک لیڈر ہوگا جو پیغام دینے والے سے پیغام سُنکر اپنے ساتھیوں تک پہنچائے گا۔ اور اُس کا آخری ساتھی اس پیغام کو لکھے گا پیغام رسانی کے مقابلہ میں بچّوں کو خاص دلچسپی لینی چاہیئے۔ اگر بچپن سے یہ عادت پڑ جائے تو یقیناً یہ چیز ہماری قوم اور جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اور پیغامِ حق دوسروں تک پہنچانے میں بہت مدد ملے گی۔ عام دینی معلومات اور ذہانت کا پرچہ ہر طفل کے لئے ضروری ہوگا۔ اطفال کو اپنے ناظمین اور مربیان سے دینی معلومات حاصل کرتے رہنا چاہیئے۔ مضمون نویسی کا مقابلہ اور تقریر کا مقابلہ بھی بڑی اہمیّت کا حامل ہے کیونکہ موجودہ زمانہ میں ہمارے پاس دو ہی بڑے ہتھیار ہیں۔ تحریر و تقریر جن کے ذریعہ ہم اسلام کی سچائی اور فضیلت کے دلائل دے سکتے ہیں۔ اور دنیا کو حلقہ بگوشِ اسلام کر سکتے ہیں۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر ہی اطفال کے تقریری اور تحریری مقابلے کروائے جاتے ہیں۔ بچّوں کو خود مضامین اور تقاریر تیار کر کے اپنی مجلس کے ہفتہ واری اجلاس میں پڑھنے چاہئیں تا اجتماع کے مقابلوں کے لئے ابھی سے تیاری ہو سکے۔

ورزشی مقابلہ جات

مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے:۔

کبڈی۔ فٹ بال۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ دوڑ۔ رسہ کشی وغیرہ۔ اِن مقابلوں میں تین مقابلے اجتماعی ہیں مثلاً کبڈی، فٹ بال۔ رسہ کشی اور دوڑ۔ لمبی چھلانگ اور اونچی چھلانگ انفرادی مقابلے ہیں۔ اجتماعی مقابلوں میں ہر ضلع کی صرف ایک ٹیم حصّہ لے سکے گی اس لئے قائدین اضلاع اپنے اپنے ضلع کی مجالس میں سے کبڈی۔ فٹ بال اور رسہ کشی کے لئے گیارہ گیارہ کھلاڑی تیار کریں چھوٹے بچّوں میں سے الگ اور بڑوں میں سے الگ۔ اور ان کو مشق بھی کرائیں تا وہ اجتماع کے مقابلوں کے لئے تیار ہوں۔

مقامِ اجتماع میں داخلہ

امسال اطفال کا اجتماع دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں منعقد ہوگا اور اطفال کو داخلے کے ٹکٹ دئے جائیں گے۔ جب اطفال مقامِ اجتماع میں آئیں تو مجلس وار نظم و ضبط اور تنظیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دفتر سے ٹکٹ حاصل کریں جس کا قمیص پر نمایاں طور پر لگانا ضروری ہوگا۔ اور بہتر یہ ہوگا کہ اطفال خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اشعار پڑھتے ہوئے مجلس وار داخل ہوں۔ اور ہر مجلس کے آگے اس کا نام لکھا ہو۔ مقامِ اجتماع میں بلاک بنے ہوتے ہوں گے۔ اطفال کو چاہیئے کہ اپنے اپنے بلاک میں خاموشی کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اور مقامِ اجتماع سے میدانِ عمل میں یا کسی اور پروگرام کے لئے جاتے ہوئے تنظیم کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ جائیں۔ یہ سب امور بچّوں کے اندر صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کا موجب ہوں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے ناظمین اور مربیان کو ان کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور بچوں کو بھی ان کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

قابلِ توجہ امور

دورانِ اجتماع بعض اور امور قابلِ توجہ ہیں۔ اس لئے ان کی طرف بھی توجہ دینا ضروری ہے مثلاً بچے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں۔ نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ جھوٹ سے بکلی طور پر پرہیز کریں۔ سچ بولنا ان کا شعار ہو۔ لڑائی جھگڑوں سے دور رہیں اور صلح و آشتی کے علمبردار بنیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ مگر یہ تین باتیں خاص طور پر ان میں پیدا کرنی چاہئیں یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت۔ سچ کی عادت اور محنت کی عادت۔"

(الفضل ۲۲۔ اپریل سنہ ۳۸ء)

اور اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی قوم کے ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے۔"

(الفضل ۲۲۔ اپریل سنہ ۴۱ء)

اسی طرح سچ اور محنت کی عادت ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ اجتماع کے دوران ہم اِن تینوں باتوں کو ضرور مدِنظر رکھیں اور اخلاقِ حسنہ پیدا کرنے کی سعی کریں۔ کیونکہ کوئی قوم اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ ترقی کر سکتی ہے۔ جب تک اسکے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا نہ ہوں۔ ہماری جماعت کے سامنے بھی جو مقصد ہے وہ بہت ہی عظیم ہے ہمارے اطفال کو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک اجتماع کے موقع پر فرمایا تھا کہ

"ہم رات کو جب آسمان کی بلندیوں پر جھلملاتے ستاروں کو دیکھا کریں تو یہ عزم کیا کریں کہ ہم نے اِن ستاروں سے بھی بڑھ کر بلندیاں حاصل کرنی ہیں ساری قوموں سے آگے بڑھنا ہے اور آسمان کے تارے توڑ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی وروحی وجنانی کی گود میں لا کر رکھنے ہیں۔"

پس میں اپنے تمام بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مبارک اجتماع میں جوق در جوق شریک ہوں اور اجتماع کو کامیاب بنانے اور اپنے ایمان کو تازہ کرنے کی پوری کوشش کریں اور ان اغراض و مقاصد کو سمجھتے ہوئے اور ان کو پورا کرنے کے لئے اس اجتماع میں شریک ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی شریک کریں اور اسکے پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپکا آنا مفید اور بابرکت ثابت ہو۔

آمین یا رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم ۔ میٹرک

مشغل ۔ تشحیذ کا مطالعہ کرنا اور کرکٹ کھیلنا ۔

پتہ ۔ منٹگمری بازار ۔ گلی نمبر ۲ ۔ مکان نمبر ۲۳۸ پی

بلاک سی ۔

سیالکوٹ ۔

نام ۔ مسعود احمد

عمر ۔ چودہ برس

تعلیم ۔ ہشتم

مشغل ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا

مطالعہ کرنا اور فٹ بال کھیلنا ۔

پتہ ۔ ڈی ۔ سی ہائی سکول ۔ نبی سر روڈ ۔

ضلع تھرپارکر ۔

نام ۔ معین الدین حمید

عمر ۔ تیرہ برس

تعلیم ۔ مڈل

مشغل ۔ قلمی دوستی کرنا ۔ اور کرکٹ کھیلنا ۔

پتہ ۔ مکان نمبر ۳۴/۱۶۴ گلی مسجد کبوتراں والی ۔

نقطوں کا کھیل

ایک سے تیس تک نقطوں کو ملائیں پھر دیکھیں

کہ کیا بنتا ہے ۔

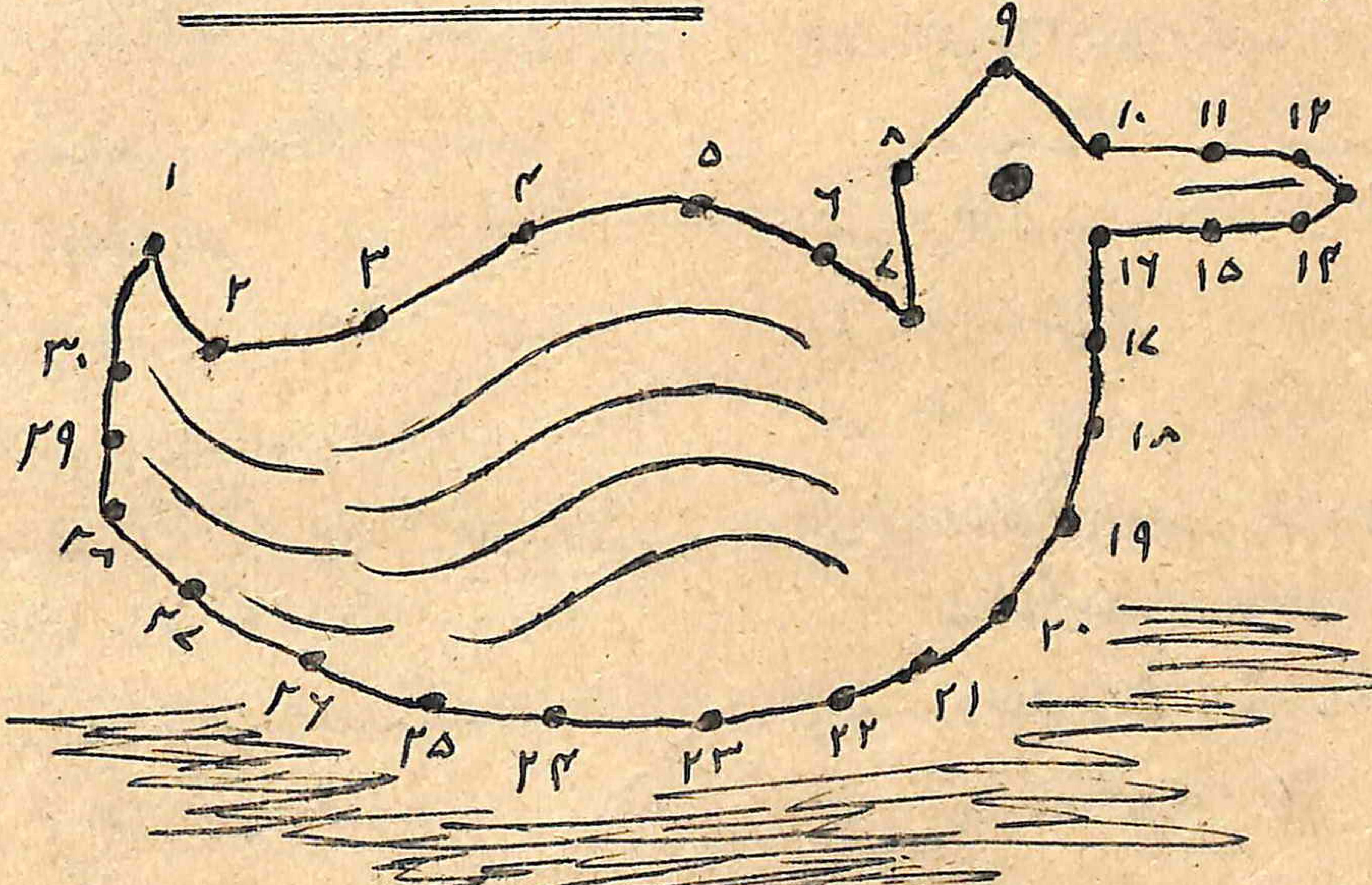

امۃ المجید منیرہ ۔ ربوہ

★ Monthly THE TASHHEEZ-UL-AZHAN Rabwah ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیو گارڈن (انگلستان) میں سیر کرتے ہوئے
چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیگ کے
ایک باغ میں سیر فرما رہے ہیں۔